(آٹھواں شمارہ)

گوہرِ حکمت

انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

آخری زمانے کا مؤمن

أَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ
وَلِيًّا وَّحَافِظًا وَّقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِيْلًا وَّعَيْنًا
حَتّٰى تُسْكِنَهٗ أَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلًا
أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

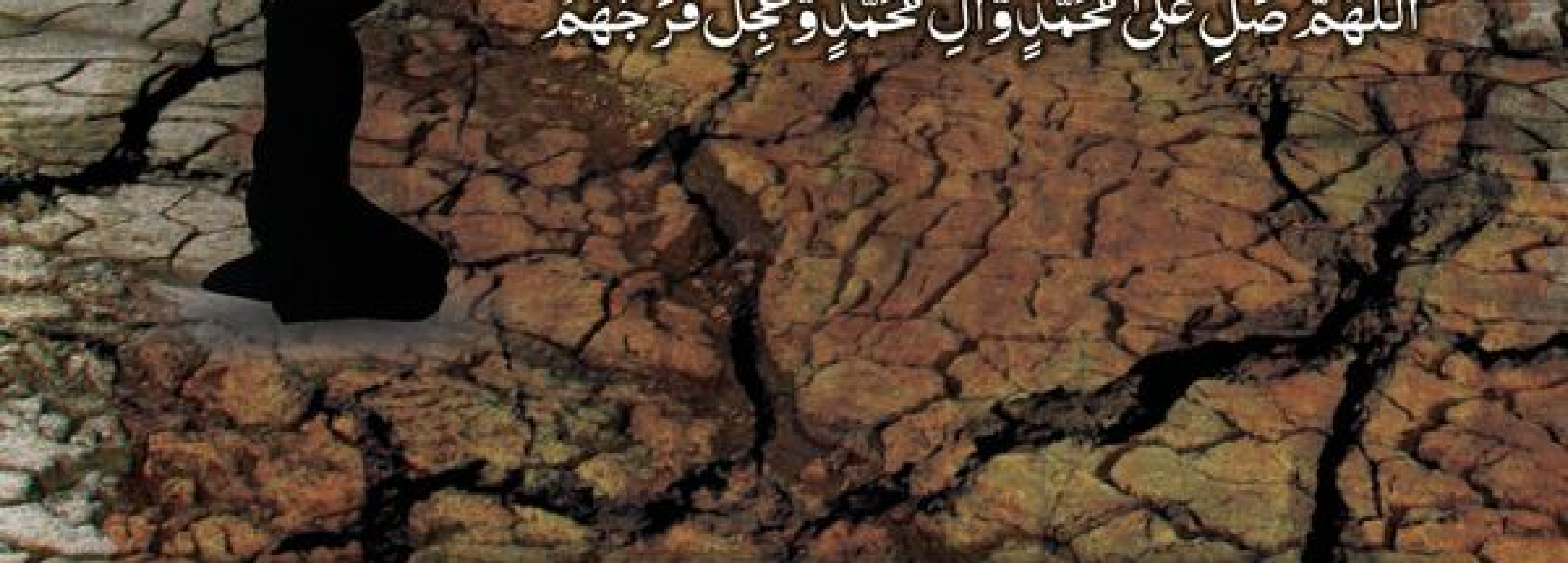

Green Island Publications
(A Project of GIT®)
Karachi - Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہرِ حکمت (آٹھواں شمارہ)

آخری زمانے کا مؤمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	گوہرِ حکمت
تألیف	:	حجۃ الاسلام مولانا مصطفیٰ علی وکیل
تصحیح وترتیب	:	حجۃ الاسلام مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی
کمپوزنگ	:	سیّد شاہ میر شاہ
تاریخ اشاعت	:	ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ
پیشکش	:	گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)
ناشر	:	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

فہرست

	عنوان	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۴
۲	تمہید	۵
۳	پروردگار عالم کی طرف سے آزمائش	۸
۴	قرآن میں آزمائشات	۹
۵	صبر اور اطاعت پروردگار	۱۰
۶	آخری زمانے کی نشانیاں	۱۴
۷	روایت معراج	۲۴
۸	روایت جابرؓ	۲۶
۹	روایت ابن عباسؓ	۲۸
۱۰	آخری زمانے کے مؤمن کی ذمہ داریاں	۳۳
۱۱	امام علیہ السلام کا حقیقی شیعہ	۴۱
۱۲	آخری زمانے میں خاموشی	۴۲

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ ''گوہر حکمت'' کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لیے اپنی سعی و کوشش ضرور کی جائے۔ اس سلسلے میں بطور خاص اس بات کو پیش نظر رکھا گیا کہ حتی المقدور مستند علمی مواد کو ایک مختصر کتابچہ کی صورت میں ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے۔ مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے آخر میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے پانچویں کلاس یا ۱۰ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد ہٹا کر ہر عمر کے مرد و خواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا مصطفیٰ علی وکیل، مولانا قمر علی لیلانی اور مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصران امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

آج کے اس ترقی یافتہ دور میں جہاں انسان بڑی رفتار سے مادی ترقی کی منازل طے کر رہا ہے اور نکلنے والا ہر سورج انسانی ترقی کی ایک نئی داستان لے کر طلوع ہو رہا ہے وہیں ساری دنیا میں دین اور دینیات کے حوالے سے تحقیق اور جستجو کی ایک نئی لہر دیکھنے میں آ رہی ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے اب اس بات پر مزید سنجیدہ ہو کر سوچ رہا ہے کہ آخر اس کا انجام کیا ہے اور اسے کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اسے زندگی کس انداز سے گزارنی ہے اور کس طرح کے عقیدے پر اسے اپنی ساری زندگی کے عمل کی بنیاد رکھنی ہے۔ اس سلسلے میں جتنی تحقیق بڑھتی جا رہی ہے اتنا ہی زیادہ نئے سے نئے سوالات بھی سر اٹھاتے چلے جا رہے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات پر جیسے جیسے جستجو بڑھتی جا رہی ہے اتنا ہی تحقیق کی نئی سے نئی راہیں کھل رہی ہیں اور اور نئے سے نیا نظریہ سامنے آتا جا رہا ہے۔ نتیجتاً ایک عام انسان کے سامنے آراء و خیالات اور نظریات کا ایک جم غفیر نظر آتا ہے اور وہ یہی سوچتا رہ جاتا ہے کہ ان میں سے کس نظریے کو قبول کرے اور کسے پس پشت ڈال دے۔

ہم اس اعتبار سے بڑے خوش نصیب ہیں کہ خداوند متعال نے ہمیں دین اہل بیت علیہم السلام سے روشناس کروایا ہے اور ہمیں مکتب اہل بیت علیہم السلام کے پیروکاروں میں سے قرار دیا ہے اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ انسان کی ذمہ داریوں اور فلسفۂ حیات کے باریک رازوں سے اہل بیت علیہم السلام سے بہتر کوئی پردہ نہیں اٹھا سکتا ہے اور نہ ہی ان سے بہتر کوئی ان باتوں کو جانتا ہے یا جان سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کے بیان کردہ دین کی وضاحتوں میں بھی اتنے زیادہ مختلف خیالات اور نظریات نظر آتے ہیں کہ مومن پریشان ہو کر سوچتا ہے کہ آخر میں اپنی زندگی کس انداز سے گزاروں۔ کس نظریے کے تحت اپنی روزمرہ کی زندگی میں ردعمل دوں اور کس لائحہ عمل کے تحت میرے روز و شب بسر ہوں۔ آخر دین مجھ سے کس انداز کا عمل اور طرز زندگی چاہتا ہے۔ اس مقام پر ایک بڑی عجیب حدیث ہمارے سامنے آتی ہے جس میں امام جعفر صادق علیہ السلام بڑے ہی گہرے انداز میں اسلام پر آنے والے ایک دور کا تذکرہ اس

انداز میں فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْباً کَمَا بَدَأَ فَطُوْبیٰ لِلْغُرَبَاءِ

یعنی بے شک اسلام اپنی ابتداء و آغاز میں اجنبی تھا اور ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب یہ دوبارہ اجنبی بن جائے، پس بشارت ہو اجنبیوں کے لئے۔

اس روایت میں تین چیزوں پر بات کی گئی ہے:

۱) اسلام اجنبی تھا

۲) اجنبی بن جائے گا۔

۳) بشارت ہے اجنبیوں کے لئے۔

امام معصومؑ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے یہ الفاظ بہت ساری باتوں کو ہمارے سامنے واضح کر رہے ہیں۔ یہ بات تو بڑی واضح سی ہے کہ جس زمانے میں پیغمبر اکرم ﷺ نے دین مبین اسلام کو مشرکین مکہ کے سامنے پیش کیا ہے تو واقعاً ان کے لئے یہ دین اجنبی ہی تھا۔ وہ مشرکین یہ سمجھ ہی نہیں سکتے تھے کہ جن بیٹیوں کو ہم زندہ درگور کر دینا اپنے لئے باعث وقار سمجھتے ہیں اسے کوئی دین و آئین اتنی عزت بھی دے سکتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی آنکھوں کا نور اور دل کی ٹھنڈک قرار پائے۔ سالوں تک قتل و غارت گری اور خون ریزی جہاں مایۂ عزت و افتخار ہے وہاں کوئی ایسا قانون بھی آ سکتا ہے جو ایک انسان کے قتل ناحق کو ساری انسانیت کا قتل قرار دے۔ لہذا دین کا ابتداء میں اجنبی ہونا اتنا تعجب خیز بات نظر نہیں آتی ہے۔

البتہ یہ بات بہر حال قابل غور ہے کہ امامؑ یہ بھی فرما رہے ہیں کہ ایک مرتبہ پھر دین اجنبی ہو جائے گا۔ اس جملے سے ایسا لگتا ہے ایک دور ایسا بھی آئے گا جب دین کی تعلیمات کو پھر اسی انداز سے دیکھا جائے گا جیسے کسی اجنبی کو دیکھا جاتا ہے۔ دین کی تعلیمات کے ساتھ لوگ وہی سلوک کریں گے جو ایک مکمل اجنبی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ایسا لگ رہا ہوگا کہ دین کا پیغام کچھ اور ہے اور اہل دین کا مزاج کچھ اور۔ اہم بات یہ ہے کہ اس موقعے پر امامؑ ان لوگوں کو خوش خبری سنا رہے ہیں جو اجنبی ہیں یعنی وہ انتہائی کم تعداد کے افراد، جو حقیقی دین پر عمل پیرا ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کے ایک بہت بڑے مجمع میں تعداد کے اعتبار سے یہ اتنے کم ہیں کہ گویا اجنبی محسوس ہو رہے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں اس سارے پیرائے میں اس بات کی ضرورت ہے کہ آیات قرآنی اور احادیث اہلبیت علیہم السلام کا بغور مطالعہ کیا جائے اور اس کی روشنی میں ہی روش عمل کو اپنایا اور اختیار کیا جائے تا کہ اس بات کا اطمینان حاصل کیا جا سکے کہ ہماری زندگیاں اور ان کا محور بہر حال ائمہ طاہرین علیہم السلام کے فرامین ہی ہیں۔

زیر نظر تحریر میں ہم نے اس عنوان پر گفتگو کرنے کے لئے تین مراحل میں گفتگو کی ہے۔

پہلے مرحلے میں ان آیات کو بیان کیا جا رہا ہے کہ جو زمانے کی سختیوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

دوسرے مرحلے میں کچھ ان احادیث اور روایات کو بیان کیا گیا ہے جو آخری زمانے کی سختیوں کو بیان کرتی ہیں۔

آخری اور تیسرے مرحلے میں ان روایات کو شامل کیا گیا ہے جو اس دور غیبت کی ذمہ داریاں بیان کرتی ہیں۔

ہمیں اس بات کا اندازہ ہے کہ موضوع کی اہمیت اور وسعت کے پیش نظر حق تو ادا نہ ہو پائے گا لیکن اتنی کوشش ضرور ہے کہ کم از کم اس موضوع کے خدو خال ہی کو واضح کر دیا جائے۔ دعا ہے کہ بحق معصومین علیہم السلام اللہ تعالیٰ ہماری توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

پروردگار عالم کی طرف سے آزمائش

دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ ہے اور دیگر روایات بھی اشارہ فرماتی ہیں کہ مؤمن کی زندگی میں پروردگار عالم کی طرف سے کچھ سخت امتحانات بھی ہوتے ہیں، تاکہ کبھی اس کے گناہوں کا کفارہ بن سکیں اور کبھی درجات کی بلندی کا باعث بن سکیں اور کبھی اس کے اپنے گناہوں کے اثرات کے طور پر انسان مشکلات کا شکار ہوجاتا ہے۔ یہ مشکلات کبھی ذاتی اعتبار سے وجود میں آتی ہیں اور کبھی معاشرے میں ظلم و فساد کی صورت میں۔ آخری زمانے میں یہ سب مشکلات و آزمائشات اپنی انتہا پر پہنچ جائیں گی۔ اور انتہائی ظلم و بربریت کے واقع ہوجانے کے بعد امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے پر کر دیں گے۔

قرآن مجید میں ظہور امام قائم علیہ السلام کے بارے میں اسی طرح بیان کیا گیا۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً. (بنی اسرائیل ۸۱)

ترجمہ: اور کہہ دیجئے کہ حق آگیا اور باطل فنا ہوگیا، بیشک باطل فنا ہونے والا ہے۔

یہ وہ آیت مبارکہ ہے کہ جو امام آخرالزمان عج اللہ فرجہ کے ظہور پرنور کی طرف اشارہ کرتی ہے اور مسلم طور پر جو چیز اکثر روایات میں نقل ہوئی ہے کہ ظہور سے قبل دنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور امام علیہ السلام کے ظہور کے بعد امام علیہ السلام اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَامَ الْقَائِمُ ذَهَبَتْ دَوْلَةُ الظُّلْمِ

ترجمہ: جب امام قائم علیہ السلام قیام کریں گے تو ظلم کی حکومت کا خاتمہ ہوگا۔

پس جیسے جیسے ظلم و ستم بڑھتا جاتا ہے، ایک مومن کی زندگی دشوار سے دشوار تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ بعض اوقات اس دور میں جب مشکلات اور پریشانیاں اور خدا کے امتحانات ہوں، مومن کے لیے صبر کرنا بھی دشوار ہوجاتا ہے۔ اسی سے متعلق قرآن بعض ایسی مثالیں بیان کرتا ہے کہ پروردگار اپنے بندوں کا بہت سخت امتحان لیتا ہے۔

قرآن میں آزمائشات

مؤمن کی آزمائشات سے متعلق چند آیات ذکر کی جا رہی ہیں۔

۱) أَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَ زُلْزِلُوا حَتّٰى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهُ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿بقرة 214﴾

ترجمہ: کیا تم نے گمان کر لیا کہ تم آسانی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے، جبکہ ابھی تمہارے سامنے سابق امتوں کی مثال پیش نہیں آئی جنہیں فقر و فاقہ اور پریشانیوں نے گھیر لیا اور اتنا جھنجھوڑ دیا گیا، یہاں تک کہ خود رسول اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے کہنے لگے کہ آخر اللہ کی مدد کب پہنچے گی، آگاہ رہو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔

لیکن نصر اللہ (اللہ کی مدد) کے حصول تک ان امتحانات پر صبر کرنا مؤمن کی ذمہ داری قرار دیا گیا۔ بلکہ ہدایت یافتہ وہی قرار دیے گئے ہیں کہ جو صبر کرتے ہوں۔

۲) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوفِ وَالْجُوعِ وَ نَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿بقرة 155، 157﴾

ترجمہ: اور یقیناً ہم تمہیں کچھ خوف، تھوڑی بھوک اور اموال، نفوس اور ثمرات کی کمی سے آزمائیں گے اور اے پیغمبر ﷺ ان صبر کرنے والوں کو بشارت دے دیں کہ جب ان پر مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوات اور رحمت ہے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

صبر اور خدا پر بھروسہ ہی وہ واحد راستہ ہے کہ جس کے ذریعے رضایت و قربِ الٰہی حاصل کیا جا سکتا ہے، اسی میں خدا کی طرف سے درود اور ہدایت یافتہ ہونے کی سند بھی موجود ہے۔ بس یہ احساس ہونا چاہیے کہ ہم اللہ ہی کی طرف سے آئے ہیں اور اسی کی مخلوق ہیں، وہی ہمارا مالک و مختار ہے اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ احساس اگرچہ اپنے اندر پیدا کرنا مشکل ہے لیکن یہی کمال ہے کہ زندگی

چاہے کوئی رخ اختیار کرلے اطاعت وفرمانبرداری اور بندگی ہی ان تمام کا حل ہے۔ کیونکہ جوان آزمائشات میں مبتلا کرنے والا ہے وہی جانتا ہے کہ کب، کس میں کتنی صلاحیت ہے۔

صبر اور اطاعتِ پروردگار

امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ کے نائب اول حضرت عثمان بن سعیدی عمروی رضی اللہ عنہ نے صبر اور خدا کی مدد طلب کرتے ہوئے، یہ دعا نقل کی ہے:

''اے خدا! مجھے ولی امر کی اطاعت پر جسے تو نے اپنی مخلوقات سے پوشیدہ رکھا ہے ثابت قدم رکھ۔ وہ ولی جس کی تیرے بندوں سے غیبت تیری اجازت سے ہے اور جو تیرے حکم کے منتظر ہیں۔ اے خدا تو سکھے بغیر اس زمانے کو جانتا ہے جس میں تیرے ولی کے ظہور کی مصلحت ہے۔ تو جانتا ہے کہ کب اسکے امر کو ظاہر کرے اور مخلوقات سے اس کے راز کو پردہ اٹھانے کی اجازت دے۔ پس مجھے اس مسئلہ میں صبر عطا فرما تاکہ اس چیز کو جسے تو نے بعد میں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے اسے جلدی بھیجنے اور جسے تو نے جلدی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے اسے بعد میں بھیجنے کو پسند نہ کروں۔ اور جسے تو نے پوشیدہ رکھا ہے اسے ظاہر نہ کروں۔ اور جسے تو نے چھپا رکھا ہے اس کے بارے میں جستجو نہ کروں اور تیرے ساتھ تیری تدبیرات میں کشمکش اور تردید میں مبتلا نہ رہوں اور یہ نہ کہوں کہ کیوں؟ کیسے اور کس لیے ولی امر کو ظاہر نہیں کرتا جبکہ زمین ظلم اور جور سے بھر چکی ہے اور اپنے تمام کام کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔'' (کمال الدین ب ۴۵، ح ۴۳)

یہی کمال انسانی ہے کہ اپنے مقصد تخلیق کو پہچانے اور حکم خدا کے مطابق اپنی زندگی کو قرار دے ورنہ جذبات کی رَو میں بہنے والے تو انسان اور جانور دونوں ہی ہوتے ہیں۔

یہاں قدرے مناسب ہوگا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صحابی کا تذکرہ کروں کہ جنہیں عبداللہ بن ابی یعفور رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے، یہ وہ شخصیت ہیں جو کہ ثقہ اور بہت جلیل القدر اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ہیں اور صادقین علیہم السلام کے حواریوں میں شمار ہوتا ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام کو بہت محبوب تھے اور امام علیہ السلام اس سے راضی تھے کیونکہ امام علیہ السلام کے مقام اطاعت اور امتثال امر اور امام علیہ السلام کے قول کو قبول کرنے میں بہت ثابت قدم تھے۔ جیسا کہ روایت ہے کہ ایک مرتبہ امام علیہ السلام سے عرض کیا:

''خدا کی قسم! اگر آپ علیہ السلام ایک انار کے دو ٹکڑے کر دیں اور فرمائیں کہ یہ آدھا حلال ہے اور یہ

حرام،تو میں گواہی دوں گا کہ جسے آپ علیہ السلام نے حلال کیا ہے وہ حلال اور جسے آپ علیہ السلام نے حرام کیا ہے وہ حرام ہے۔امام علیہ السلام نے دو مرتبہ فرمایا: خدا تجھ پر رحمت نازل کرے۔اور روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں پایا جو میری وصیت کو قبول اور میرے امر اور حکم کی اطاعت کرے مگر عبداللہ بن ابی یعفورؒ۔اور یہ وہی شخصیت ہیں کہ جنھوں نے اپنا دین امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے پیش کیا اور یہ کہ جنھیں آپ علیہ السلام نے سلام بھیجا اور انھیں سچ بولنے اور امانت ادا کرنے کی وصیت کی ہے۔

(احسن المقال)

امیر المؤمنین علیہ السلام کا اپنے اصحاب سے شکوہ:

ایسے عظیم اصحاب کتنے کم ہیں کہ جو شیعہ اور امام علیہ السلام کے سچے ماننے والے کہلاتے ہیں۔تاریخ میں ایسے اصحاب کی تعداد ہمیشہ کم ہی رہی ہے کہ جن پر واقعاً امام علیہ السلام بھروسہ کرسکیں۔امیر المومنین علیہ السلام نہج البلاغہ کے خطبہ ۱۷۸(بعض نسخوں میں ۱۸۰) میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں ان امور پر جو گزر گئے اور ان افعال پر جو اس نے مقدر کردیے اور تمہارے ساتھ مبتلا ہونے پر بھی،اے وہ گروہ جسے میں حکم دیتا ہوں تو اطاعت نہیں کرتا ہے اور آواز دیتا ہوں تو لبیک نہیں کہتا ہے۔تمھیں مہلت دی جاتی ہے تو خوب باتیں بناتے ہو اور جنگ میں شامل کردیا جاتا ہے تو بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہو۔تم لوگ کسی امام پر اجتماع کرتے ہو تو اعتراضات کرتے ہو اور گھیر کر مقابلہ کی طرف لائے جاتے ہو تو فرار اختیار کرلیتے ہو۔تمھارے دشمنوں کا بُرا ہو آخر تم میری نصرت اور اپنے حق کے لیے جہاد میں کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ موت کا یا ذلت کا؟ خدا کی قسم!اگر میرا دن آگیا جو کہ بہر حال آنے والا ہے تو میرے اور تمہارے درمیان اس حال میں جدائی ہوگی کہ میں تمھاری صحبت سے دل برداشتہ ہوں گا اور تمھاری موجودگی سے کسی کثرت کا احساس نہ کروں گا۔

خدا تمہارا بھلا کرے! کیا تمھارے پاس کوئی دین نہیں ہے جو تمھیں متحد کرسکے اور نہ کوئی غیرت ہے جو تمھیں آمادہ کرسکے؟ کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں ہے کہ حاکم شام اپنے ظالم بدکار ساتھیوں کو آواز دیتا ہے تو کسی امداد اور عطا کے بغیر بھی اس کی اطاعت کرلیتے ہیں اور میں تم کو دعوت دیتا ہوں اور تم سے عطیہ کا وعدہ بھی کرتا ہوں تو تم مجھ سے الگ ہوجاتے ہو اور میری مخالفت کرتے ہو۔حالانکہ اب تم ہی اسلام کا ترکہ

اوراس کے باقی ماندہ افراد ہو۔افسوس کہ تمھاری طرف نہ میری رضامندی کی کوئی بات ایسی آتی ہے جس سے تم بھی راضی ہو جاؤ اور نہ میری ناراضگی کا کوئی مسئلہ ایسا آتا ہے جس سے تم بھی ناراض ہو جاؤ۔اب تو میرے لیے محبوب ترین شے جس سے میں ملنا چاہتا ہوں صرف موت ہی ہے۔میں نے تمھیں کتاب خدا کی تعلیم دی۔تمھارے سامنے کھلے ہوئے دلائل پیش کیے۔ جسے تم نہیں پہچانتے تھے اسے پہچنوایا اور جسے تم تھوک دیا کرتے تھے اسے خوشگوار بنایا۔مگر یہ سب اس وقت کارآمد ہے جب اندھے کو کچھ دکھائی دے اور سوتا ہوا بیدار ہو جائے۔ وہ قوم جہالت سے کس قدر قریب ہے جس کا قائد حاکم شام ہو اور اس کا ادب سکھانے والا نابغہ کا بیٹا ہو۔‘‘

آخری زمانے کی نشانیاں

اس موضوع سے متعلق بہت ساری علامات، روایات میں وارد ہوئی ہیں، جن میں بعض علامات کا تعلق زمینی حالات وواقعات سے ہے، بعض کا تعلق لوگوں کی اخلاقی اور ایمانی کیفیتوں کے اعتبار سے ہے اور کچھ کا تعلق مسلمانوں اور مؤمنین کے حالات اوران کی ذمہ داریوں سے ہے۔

علماء نے اس پر مختلف کتابیں تحریر فرمائی ہیں، انہیں سے استفادہ کرتے ہوئے کچھ روایات ان کی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

آخری زمانے میں نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھا جائے گا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں فاسد ہو جائیں گی اور تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے، اور جب تم لوگ نیکی کا حکم دینے سے گریز کرو گے اور کسی کو بُرائی سے منع نہ کرو گے؟''

عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا، (بتاؤ) اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم برائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔ اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لوگ نیکی کو بدی سمجھنے لگو گے اور بدی کو نیکی سمجھو گے؟ (قرب الاسناد)

یہ روایت کُلّی اعتبار سے آخری زمانے کی خرابی کی کیفیت کے اس عروج کو بیان کر رہی ہے کہ جس سے بڑھ کر اور کوئی برائی تصور نہیں کی جا سکتی۔ اسی اعتبار سے جب دیگر احادیث کی تفصیلات کو ملاحظہ کیا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سب ایک ہی مضمون کو بیان کر رہی ہیں۔

ظہور کب ہوگا؟

غیبت نعمانی میں بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت ہے۔
آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''امام قائم علیہ السلام رعب و دبدبے سے مدد یافتہ ہوں گے، ان کو اللہ کی طرف سے نصرت حاصل ہوگی، اُن کے لیے زمین سمٹ جائے گی اور زمین کے پوشیدہ خزانے اُن پر ظاہر ہو جائیں گے۔ اُن کی سلطنت سارے مشرق ومغرب پر پھیل جائے گی، اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے اپنے دین کو ظاہر و غالب کرے گا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔ پھر زمین پر جتنے غیر آباد علاقے اور کھنڈرات ہیں وہ سب آباد ہوں گے، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام روح اللہ آسمان سے نازل ہوں گے، اور وہ امام قائم علیہ السلام کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ علیہ السلام کے قائم علیہ السلام کب ظہور فرمائیں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''جب مرد خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں خود کو مردوں کے مشابہ بنائیں گی۔ اور مرد اپنی خواہش مردوں سے پوری کرنے لگیں گے اور عورتیں اپنی جنسی خواہش عورتوں سے پوری کرنے پر اکتفا کریں گی، عورتیں زین کسی ہوئی سواریوں پر سوار ہوں گی، جھوٹی گواہیاں قبول کی جائیں گی اور صاحبانِ عدل کی گواہیاں مسترد کر دی جائیں گی۔ انسانوں کے خون کو معمولی سمجھا جائے گا۔ زنا کا ارتکاب (کثرت) سے ہوگا۔ لوگ سود خور ہوں گے۔ اشرار (فتنہ گر) کی زبان سے لوگ ڈریں گے۔ سفیانی شام سے اور یمانی یمن سے خروج کریں گے اور بیابان میں زمین شق ہوگی اور آلِ محمد علیہم السلام کا ایک نوجوان جس کا نام محمد بن حسن (نفس زکیہ) ہے رکن و مقام کے درمیان قتل کیا جائے گا، اور آسمان سے ندا آئے گی کہ حق اس (قائم علیہ السلام) میں ہے اور اس کے شیعوں میں ہے تو اس وقت ہمارا قائم علیہ السلام خروج کرے گا۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اور جب وہ ظہور کرے گا تو کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیک کر کھڑا ہوگا اس کے قریب اس وقت تین سو تیرہ آدمی جمع ہوں گے اور سب سے پہلی بات جو اس کے منہ سے نکلے گی وہ یہ آیت ہوگی ''بَقِیَّةُ اللّٰہِ خَیرٌ لَّکُمْ اِن کُنْتُمْ مُؤمِنِین'' (اللہ کا بقیہ (نشانی) تمہارے لیے بہتر ہے، اگر ایمان والے ہو) '' پھر وہ کہیں گے کہ اللہ کی زمین پر میں بقیۃ اللہ (اللہ کی نشانی) ہوں۔

پھر جب دس ہزار آدمی اُن کی بیعت کرلیں گے تو آپؑ وہاں سے روانہ ہوں گے۔ اور روئے زمین پر سوائے اللہ کے ہر وہ چیز جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں یعنی بُت وغیرہ ان سب کو آگ لگا کر جلا ڈالیں گے۔ اور یہ طویل غیبت کے بعد ہوگا تا کہ اللہ جان لے کہ ہمارے غیب کی کون اطاعت کرتا ہے اور کون اس پر ایمان رکھتا ہے۔''

دجّال کب خروج کرے گا؟

بحار الانوار میں نزال بن سبرہ سے روایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے ہم سے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں پہلے آپؑ اللہ کی حمد و ثنا بجالائے اور پھر فرمایا: ''اے لوگوں! پوچھ لو مجھ سے، قبل اس کے، کہ تم مجھ کو نہ پاؤ'' یہ بات آپؑ نے تین مرتبہ فرمائی۔ تو صعصعہ بن صوحانؓ اُٹھے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنینؑ! دجال کب خروج کرے گا؟

امامؑ نے فرمایا: اچھا بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری بات کو سن لیا اور اسے علم ہے کہ تم اِس بہانے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ تو سنو! خدا کی قسم! اس سلسلے میں سوال کرنے والے کو جتنا علم ہے اتنا ہی مسئول کو ہے (ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں مولاؑ صعصعہؓ کے علمی مقام کی جانب اشارہ فرمارہے ہیں)۔ مگر اتنا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی چند علامات و واقعات ہیں کہ جو یکے بعد دیگرے رونما ہوں گی، جس طرح ایک قدم کے بعد دوسرا قدم، اگر تم چاہو تو میں تمھیں اس سے مطلع کردوں؟

صعصعہؓ نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیر المؤمنینؑ! ارشاد فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اچھا، تو اِن علامتوں کو یاد رکھنا اور اب بغور سنو!

جب لوگ نماز کو بے جان اور مردہ کردیں گے، امانتوں کو ضائع کرنے لگیں گے، جھوٹ بولنے کو حلال سمجھیں گے، سود کھانے لگیں گے، رشوت لینے لگیں گے، مضبوط عمارتیں تعمیر کرنے لگیں گے، دنیا کے عوض دین کو فروخت کرنے لگیں گے، سفیہوں و بد عقلوں (بیوقوفوں) کو عامل و حاکم بنانے لگیں گے، عورتوں سے مشورہ کرنے لگیں گے، قطع رحم کرنے لگیں گے، اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگیں گے اور کسی کا خون بہانا معمولی بات سمجھنے لگیں گے۔

جب حلم اور بردباری کو کمزوری سمجھا جائے گا، ظلم پر فخر کیا جائے گا، امراء فسق و فجور میں مبتلا

ہونگے، قاریانِ قرآن فاسق ہوں گے، جھوٹی گواہیاں دی جانے لگیں گی، فسق و فجور، کذب و بہتان، گناہ و سرکشیاں علی الاعلان ہونے لگیں گی۔

جب صحف (قرآن پاک کی تحریروں) کو مزین کیا جائے گا، مسجدیں آراستہ و پیراستہ کی جائیں گی، اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے، شریر لوگوں کو مکرّم سمجھا جائے گا، صفوں میں بڑی بھیڑ بھاڑ ہوگی، لوگوں کی خواہشات مختلف ہوں گی، عہد و پیمان توڑ دیے جائیں گے، وقت موعود قریب ہوگا۔ تحصیل دنیا کی لالچ میں عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہونگی، فاسقوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور اُن ہی کی بات سنی جائے گی، قوم کے سردار رذیل لوگ ہوں گے، شر و فساد کے خوف سے فاسق و فاجر سے ڈرا جائے گا، جھوٹے کو سچّا کہا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا، آلات سرور و غنا کا استعمال عام ہوگا، اِس اُمت کے آخرین، اوّلین کو برا کہیں گے، عورتیں زین کسے ہوئے گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔

عورتیں مردوں سے مشابہ ہوں گی اور مرد عورتوں جیسی شکلیں بنا کر اُن سے مشابہ ہوں گے۔ فقہاء کا تفقہ غیرِ دین کے لیے ہوگا۔ دنیا کے کاموں کو آخرت کے کاموں پر ترجیح دی جائے گی۔ بھیڑیے (صفت انسانوں) کے جسموں پر گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کی کھال ہوگی، اُن کے دل مردار کی طرح بدبودار اور صبر (ایلوے) سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔ اُس وقت اُمید رکھو اور سمجھو کہ اب خروج جلد اور عنقریب یعنی بہت جلد ہونے والا ہے۔ اور اس وقت سکونت کے لیے بہترین مقام بیت المقدس ہوگا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ہر شخص کو یہ تمنا ہوگی کہ کاش میں بیت المقدس میں ہی سکونت اختیار کرتا۔۔۔ پھر اصبغ بن نباتہؒ اٹھے اور عرض کرنے لگے: یا امیر المؤمنین علیہ السلام! یہ دجال کون ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سنو! دجّال کا اصلی نام صائد بن صید ہے جو اس کی تصدیق کرے گا، وہ بدبخت ہوگا، جو اس کی تکذیب کرے گا وہ نیک بخت ہوگا۔ وہ اصفہان کے ایک قریہ یہودیہ سے خروج کرے گا، وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، بائیں آنکھ اس کے پیشانی پر ہوگی جو صبح کے ستارے کی طرح چمکتی ہوگی جس میں خون کے مانند ایک لوتھڑا ہوگا، اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ بھی پڑھ لے گا، وہ سمندروں میں اُترے گا، آفتاب اس کے ساتھ ساتھ چلے گا، اس

کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہوگا جسے لوگ کھانے (طعام) کا پہاڑ سمجھیں گے، وہ شدید قحط کے زمانے میں خروج کرے گا، سفید گدھے پر سوار ہوگا، اس کے گدھے کا ایک قدم ایک میل کا ہوگا، گھاٹ گھاٹ پر اس کے لیے زمین سمٹ جائے گی، جس پانی سے گزرے گا وہ قیامت تک کے لیے خشک ہو جائے گا۔

وہ بلند آواز سے پکار کر کہے گا، اسکی آواز کو دنیا بھر کے تمام جن وانس اور شیاطین سنیں گے۔ وہ کہے گا: ''اے میرے دوستوں! میں ہی وہ ہوں جس نے خلق کیا اور درست کیا، مقدر کیا اور ہدایت کی، میں تم لوگوں کا ربِّ اعلیٰ ہوں''۔ وہ دشمنِ خدا جھوٹ کہے گا اس لیے کہ وہ کانا ہوگا، وہ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں پھرے گا، اور تم لوگوں کا ربّ نہ کانا ہے، نہ کھاتا پیتا ہے اور نہ چلتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے بلند ہے۔

اے لوگوں! سن لو، اس کی پیروی کرنے والوں میں اکثر لوگ ولد الزنا ہوں گے اور وہ سبز رنگ کی ٹوپیاں پہنے ہوئے ہوں گے۔ اللہ عزت و بزرگی والا اس کو جمعہ کے دن تین گھڑی دن چڑھے شام کے اندر عقبہ افیق میں اس کے ہاتھوں قتل کرادے گا، جس کی اقتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے (یعنی امام قائم علیہ السلام کے ہاتھوں)۔

پانچ علامات

ابراہیم بن مہز یار نے کچھ اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''قیام قائم علیہ السلام سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ خروج یمانی، خروج سفیانی، نداء آسمانی، بیابان میں زمین کا شق ہونا اور قتلِ نفسِ زکیہ''۔ (کمال الدین)

ظہور سے پندرہ رات قبل

اسناد کے ساتھ صالح مولیٰ بنی العذراء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''قیام قائم آل محمد علیہم السلام اور قتل نفسِ زکیہ کے درمیان صرف پندرہ راتوں کا فاصلہ ہوگا''۔ (کمال الدین)

ندائے آسمانی

اسناد کے ساتھ حارث نے میمون سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس خیمے کے اندر حاضر تھا، آپ علیہ السلام نے خیمے کا پردہ اٹھایا اور فرمایا: ''جب ہمارا صاحبِ امر علیہ السلام ظہور کرے گا، تو اس کا ظہور اس آفتاب سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا''، پھر فرمایا: ''آسمان سے نام لیکر اعلان ہوگا کہ فلاں ابن فلاں امام علیہ السلام ہیں۔ ادھر ابلیس زمین سے ندا دے گا، جیسا کہ اس نے شبِ عقبہ ندا دی تھی۔

(کمال الدین)

زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ، ایک منادی امام قائم علیہ السلام کا نام لیکر ندا دے گا۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ ندا مخصوص لوگوں کے لیے ہوگی یا عوام کے لیے بھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ ندا عام ہوگی اور اسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گی''

میں نے عرض کیا: جب نام کے ساتھ اعلان ہوگا تو پھر امام قائم علیہ السلام کی مخالفت کون کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''مگر ابلیس لوگوں کو اب بھی نہ چھوڑے گا اور وہ آخرِ شب میں اعلان کرے گا اور لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں گے''۔

خروج سفیانی

عبداللہ بن ابی منصور سے روایت ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''تمہیں اس کے نام سے کیا کام؟ سنو! جب وہ شام کے پانچ علاقوں دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قنسرین کے خزانوں پر قابض ہو جائے، تو اس وقت فرج و ظہورِ امام قائم علیہ السلام کی توقع رکھو''۔

میں نے عرض کیا: وہ نو مہینے قابض رہے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''نہیں، صرف آٹھ مہینے۔ اس سے ایک دن بھی زیادہ قابض نہیں رہے گا۔'' (کمال الدین)

خروج سفیانی کے بعد امامِ قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا

عذلم بن بشیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق کچھ بتائیں کہ اس کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''ظہور امام مہدی علیہ السلام سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام عوف بن سلمی ہوگا اور وہ جزیرہ سے خروج کرے گا اس کا مرکز تکریت ہوگا اور مسجدِ دمشق میں اس کا قتل ہوگا۔ پھر سمرقند سے شعیب بن صالح خروج کرے گا، پھر سفیانی ملعون وادیٔ یابس سے خروج کرے گا جو عتبہ بن ابوسفیان کی اولاد میں سے ہوگا۔ جب سفیانی خروج کرے گا تو اس وقت امام مہدی علیہ السلام خود کو پوشیدہ کرلیں گے اس کے بعد ظہور کریں گے''۔

(غیبت شیخ طوسیؒ)

سفیانی کا کوفہ میں شیعوں پر ظلم

عمر بن ابان کلبی سے روایت ہے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ سفیانی یا اس کے کسی مصاحب نے تمہارے کوفے کے باہر پڑاؤ ڈالا ہے اور اس کی طرف سے کوئی منادی ندا دے رہا ہے کہ جو شخص علی علیہ السلام کے شیعوں میں سے کسی شیعہ کا سر کاٹ کر لائے گا اس کو ایک ہزار درہم دونگا یہ سنکر ایک پڑوسی اپنے پڑوسی پر جھپٹے گا اور کہے گا کہ یہ بھی ان میں سے ہے اور اس کا سر کاٹ کر لے جائے گا اور ایک ہزار درہم وصول کرے گا۔

پھر فرمایا: اور اس وقت تم لوگوں پر حاکم کوئی زنا زادہ ہوگا، اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک نقاب پوش!

میں نے عرض کیا کہ وہ نقاب پوش کون؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا جو تم ہی لوگوں جیسی باتیں کرے گا اور وہ نقاب پوش ہوگا اور تم لوگوں کی نشاندہی کرے گا، وہ تم لوگوں کو پہچانتا ہوگا، مگر تم لوگ اسے نہ پہچانتے ہوگے، وہ تم میں سے ایک ایک مرد کی نشاندہی کرے گا اور وہ بھی زنا زادہ ہوگا''۔ (غیبت شیخ طوسیؒ)

بشیر بن غالب سے منقول ہے کہ: ''سفیانی بلادِ روم سے نصرانی کے بھیس میں آئے گا، اُس کے

گلے میں صلیب لٹکی ہوگی اور وہ قوم کا سردار ہوگا''۔ (غیبت شیخ طوسیؒ)

ظہور سے قبل زلزلہ

ایک جماعت نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ:

''جب شام میں دو نیزے آپس میں ٹکرائیں تو یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

عرض کیا گیا: پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر شام میں ایک زبردست زلزلہ آئے گا جو مؤمنین کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب ہوگا۔ اس زلزلے سے ایک لاکھ آدمی مر جائیں گے۔ جب ایسا ہو تو پھر دیکھنا کہ ایک لشکر مغرب سے سرخ گھوڑوں پر سوار زرد پرچم لہراتا ہوا آئے گا اور شام میں وارد ہوگا۔ جب ایسا ہوگا تو یہ بھی دیکھ لینا کہ شام کا ایک قریہ جس کا نام خرشنا ہے زمین میں دھنس جائے گا۔ جب یہ بھی ہو چکے تو پھر دیکھنا کہ وادی یابس سے ہندہ جگر خوارہ (جگر چبانے والی) کا بیٹا (سفیانی) خروج کرے گا۔

(غیبت شیخ طوسیؒ)

ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات

سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''ظہورِ امام قائم علیہ السلام سے قبل دو قسم کی اموات ہوں گیں۔ سرخ موت اور سفید موت، اور ان میں ہر سات میں سے پانچ آدمی ختم ہو جائینگے، سرخ موت تلوار سے اور سفید موت طاعون سے واقع ہوگی''۔ (کمال الدین)

ابو بصیر اور محمد بن مسلم سے روایت منقول ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا کی آبادی دو تہائی ختم ہو جائے گی۔

کہا گیا: پھر باقی کیا رہ جائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ وہ باقی ایک تہائی تم لوگ ہو گے۔ (کمال الدین)

اہلبیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت سے قبل

عبداللہ بن رزین نے عمار بن یاسر سے روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ''تمہارے

نبی ﷺ کے اہل بیتؑ کی حکومت آخری زمانے میں آئے گی اور اس کی کچھ علامات ہیں۔ جب تم لوگ اس کو دیکھو تو زمین پکڑ کر بیٹھ جانا، اور خاموش رہنا یہاں تک وہ علامتیں ظاہر ہوں۔

جب روم و ترک تم لوگوں پر حملہ کریں، فوجیں تیار ہو جائیں اور تمہارا وہ خلیفہ جو مال اندوزی کرتا ہو مر جائے، اس کے بعد اس کا جانشین ایک صحیح آدمی ہو گا مگر اس کی بیعت کے چند سال بعد اس کو حکومت سے ہٹا دیا جائے اور جس طرف سے ان کی حکومت شروع ہوئی تھی (منجانب خراسان) اسی جانب سے ان کی ہلاکت بھی شروع ہو۔ ترک و روم مقابل ہو جائیں اور زمین پر جنگ کا بازار گرم ہو جائے اور دمشق کی شہر پناہ سے ایک منادی ندا کرے کہ اہل زمین کے لیے ویل شر و فساد قریب ہے۔ اس کی مسجد کے مغربی حصے کی زمین شق ہو جائے اور اس کی چار دیواری منہدم ہو جائے اور شام سے تین نفر حصولِ اقتدار کے لیے نکلیں گے۔ ایک ابلق (چتکبرا) ایک سُرخ اور ابوسفیان کے خاندان کا ایک شخص جو سب لوگوں کو دمشق لائے گا اور اہل مغرب کو مصر کی طرف نکال دے گا۔

جب یہ لوگ دمشق میں داخل ہوں گے تو یہی خروجِ سفیانی کی علامت ہوگی اور اس سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جو آلِ محمدؑ کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا، اہل ترک حیرہ میں پڑاؤ ڈالیں گے اور اہل روم فلسطین میں اور عبداللہ آگے بڑھے گا، یہاں تک کہ دونوں کے لشکر نہر قرقیسا پر مدِ مقابل ہوں گے اور جنگِ عظیم واقع ہوگی اور شاہ مغرب چلے گا، تو وہ مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قید کرے گا۔ پھر قبس واپس ہو گا یہاں تک کہ جزیرہ میں سفیانی وارد ہو جائے گا، پھر یمانی بڑھے گا اور جو کچھ لوگوں نے جمع کیا ہو گا سب پر قابض ہو جائے گا۔

پھر وہ کوفہ آئے گا اور آلِ محمدؑ کے اعوان و انصار کو قتل کرے گا بلکہ اس شخص کو بھی قتل کرے گا جس کا نام ان کے ناموں پر ہے۔ پھر امام مہدی علیہ السلام خروج کریں گے جن کے جھنڈے پر شعیب بن صالح ہونگے، جب اہل شام یہ دیکھیں گے کہ ان کی حکومت ابن ابی سفیان پر استوار و مستحکم ہوگئی تو وہ مکہ پہنچیں گے اس وقت نفسِ زکیہ اور ان کے بھائی کا قتل ہوگا، اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ تمہارے امیر فلاں یعنی امام مہدی علیہ السلام ہیں، جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے، جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ (غیبت شیخ طوسیؒ)

مسجدِ کوفہ کی دیوار منہدم ہوگی

حسین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''جب مسجدِ کوفہ کے پیچھے کی طرف کی دیوار جو کہ عبداللہ بن مسعود کے گھر سے متصل ہے منہدم ہو جائے گی، اسوقت بنی فلاں کی حکومت کو زوال آئے گا''۔ (غیبت نعمانی)

عبداللہ کے بعد مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی

ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص عبداللہ کی موت کی ضمانت لے، میں اس کے لیے امام قائم علیہ السلام کی ضمانت لینے کو تیار ہوں، اس لیے کہ عبداللہ کے مرنے کے بعد مسلمان کسی ایک شخص کی حکومت پر متفق نہ ہوں گے اور اس حکومت کو تمہارے امام علیہ السلام سے کوئی روک نہیں سکتا، انشاء اللہ پھر برسوں کی حکومت ختم ہو کر مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی۔

میں نے عرض کی کہ کیا یہ سلسلہ طویل ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہرگز نہیں''۔ (غیبت شیخ طوسیؒ)

مکہ و مدینہ کے درمیان کشت وخون

فضل نے بزنطی سے، انہوں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''فرج وکشادگی کی علامات میں سے ایک علامت ایک حادثہ ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہوگا۔ میں نے عرض کیا: وہ کیا حادثہ ہوگا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کشت وخون اور فلاں شخص فلاں کی اولاد میں سے پندرہ مینڈھوں (جوانوں) کو قتل کریگا''۔ (غیبت شیخ طوسیؒ)

دورِ غیبت میں مسلمانوں کا حال

عمیر کا بیان ہے کہ میں نے دختر امام حسن ابن علی علیہما السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ، جس امر کا تم لوگوں کو انتظار ہے وہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بیزار نہ ہو جاؤ، ایک دوسرے پر لعنت نہ کرنے لگو، ایک دوسرے کے منہ پر نہ تھوکو اور ایک دوسرے کو کافر نہ کہنے لگو۔

میں نے کہا: پھر اس میں بھلائی تو کچھ بھی نہ رہی؟

انہوں نے کہا: ساری بھلائی تو اسی میں ہے، اِس لیے کہ اُس وقت ہمارا قائم علیہ السلام ظہور کرے گا اور یہ تمام باتیں ختم ہو جائیں گی۔ (غیبت شیخ طوسیؒ)

ظہور سے قبل تین پرچم

جابر جعفی سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''تم لوگ زمین پکڑے بیٹھے رہو کوئی ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ، جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جس کو میں بیان کرتا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ وہ زمانہ نہ پاسکو گے۔ (وہ علامات یہ ہیں)

بنی فلاں میں اختلافات، آسمان سے منادی کی ندا، دمشق کی جانب سے فتح کی آواز بلند ہونا، شام کے ایک قریے کا زمین میں دھنس جانا، جس کا نام جابیہ ہے، ترک اخوان کا آگے بڑھ کر جزیرے میں منزل کرنا، مارقہ روم کا آگے بڑھ کر رملہ میں اترنا اور اُس سال مغرب کی جانب کے ہر خطے میں اختلافات پیدا ہونا۔ سب سے پہلے ملک شام کی تباہی جس میں تین جھنڈے بلند ہوں گے ایک چتکبرا جھنڈا، ایک سرخ جھنڈا اور ایک سفیانی کا جھنڈا''۔ (غیبت شیخ طوسیؒ)

دریائے فرات میں شدید سیلاب

جعفر بن سعد اسدی نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ: ''فتح (ظہور) کے سال دریائے فرات میں ایسا زبردست سیلاب آئے گا کہ کوفے کی گلیوں تک میں پانی بھر جائے گا''۔ (غیبت شیخ طوسیؒ)

عمل میں ریاکاری

سکونی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جس میں لوگوں کا باطن گندہ ہوگا اور ظاہر ان کا حسین و خوبصورت ہوگا، دنیا حاصل کرنے کی حرص میں لگے رہیں گے اور جو (ثواب واجر) اللہ کے پاس ہے اس کی خواہش بھی نہ کریں گے، ان کے ہر کام میں بے دھڑک ریاکاری ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر بالعموم

عذاب مسلط ہوگا اور وہ دعائے غریق پڑھتے رہیں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔ (ثواب الاعمال)

خلاصہ

ان تمام روایات میں مختلف علامات کا تذکرہ کیا گیا ہے، ایک قابل غور نکتہ کہ جسے بار بار بیان کیا گیا کہ جس کی وضاحت بعد میں (غیبت امام علیہ السلام میں ہماری ذمہ داریوں کے باب میں) بیان کی جائے گی، وہ یہ کہ جب تک یہ علامات پوری نہ ہوں ہماری ذمہ داری یہ بیان کی جارہی ہے کہ زمین پکڑے بیٹھے رہو اور اپنے ہاتھ پیر نہ ہلاؤ۔

اب کچھ ان روایات کو ذکر کیا جارہا ہے کہ جو نسبتاً تفصیل کے ساتھ بیان ہوئی ہیں، ان میں سے فقط تین روایتیں ذکر کی جارہی ہیں۔

روایت معراج

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند عالم مجھے معراج پر لے گیا تو...... (کچھ گفتگو کے بعد پروردگار عالم کی یہ آواز آئی، ان کلمات میں سے یہ حصہ بھی تھا)

......وحی آئی، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اپنے بندوں کی تخلیق سے قبل فیصلے کیے ہیں اور وہ طے ہو چکے ہیں۔ تاکہ جو گمراہ ہو اسے ہلاک کر دوں اور جو راہ راست پر چلے اس کی ہدایت کروں۔ میں نے تمہارے بعد تمہارا علم علی علیہ السلام کو دیا ہے، میں نے اسے تمہارا وزیر بنایا ہے اور میں نے اسے تمہارے بعد تمہارے اہل وعیال اور تمہاری امت پر خلیفہ قرار دیا ہے۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے جو اس سے دشمنی کرے، جو اس سے بغض رکھے اور تمہارے بعد اس (علی علیہ السلام) کی بلا فصل ولایت کا انکار کرے، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ تو جس نے اس سے بغض رکھا اس نے تم سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے تم سے دشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے تم سے محبت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

اور میں نے یہ فضیلت اس کے لیے قرار دی ہے اور تمہیں یہ عطا کیا ہے کہ میں اس کے صلب سے

اور بتول علیہا السلام کی نسل سے تمہاری ذریت کے گیارہ مہدی قرار دوں گا اور ان میں آخر وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز پڑھیں گے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ میں اسی کے ذریعہ انسانوں کو ہلاکت سے نجات دونگا، گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا اور اسی کے ذریعہ اندھے کو بینا بناؤں گا اور اسی کے ذریعہ مریض کو شفایاب کروں گا۔

میں نے عرض کی کہ اے پروردگار یہ کب ہوگا! وحی الٰہی آئی کہ:

۱) جب علم اٹھالیا جائے گا،
۲) جب جہالت ظاہر ہوجائے
۳) جب قاریان قرآن کی کثرت ہوجائے
۴) جب عمل کم ہوجائے
۵) جب قتل کی کثرت ہوجائے
۶) جب فقہائے ہدایت کم ہوجائیں
۷) جب گمراہ اور خائن فقہاء کی کثرت ہوجائے
۸) جب شعراء کی کثرت ہوجائے
۹) جب تمہاری امت کے لوگ قبرستان کو مسجد بنالیں
۱۰) جب قرآن آراستہ کیے جائیں
۱۱) جب مسجدوں میں نقش ونگار بنائے جائیں
۱۲) جب ظلم وفساد بہت بڑھ جائے
۱۳) جب برائیاں ظاہر ہوجائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو اس کی ترغیب دی جائے
۱۴) اچھائیوں سے روکا جائے
۱۵) مرد اکتفاء کریں مردوں پر
۱۶) عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں
۱۷) حکمران کافر ہوجائیں
۱۸) جب ان کے اعمال فاجر ہوجائیں
۱۹) ان کے مددگار ظالم ہوجائیں
۲۰) ان میں جو صاحبان رائے ہوں فاسق ہوجائیں
۲۱) تو اس وقت تین علاقوں میں زمینیں دھنس جائیں گی، مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں
۲۲) شہر بصرہ، تمہاری ذریّت کے ایک دشمن کے ہاتھوں تباہ ہوگا، جس کی پیروی سیاہ فام کریں گے
۲۳) حسن بن علی کی اولاد سے ایک شخص خروج کرے گا
۲۴) مشرق میں دجّال علاقۂ سجستان سے خروج کرے گا
۲۵) سفیانی کا ظہور ہوگا۔

میں نے عرض کیا پروردگار! میرے بعد کیا کیا فتنے ہوں گے؟ خدا نے وحی کی اور بنی اُمیّہ اور میرے عمداروں (بنی عباس) کے فتنے سے آگاہ کیا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ سب کچھ بتادیا،

تو جب زمین پر آیا تو میں نے وہ سب بطورِ وصیت اپنے ابن عم (علی علیہ السلام) کو بتا دیا اور اپنے عمل رسالت کو انجام دیا۔ پس میں اس کی حمد کرتا ہوں جیسا کہ انبیاء علیہم السلام نے کی ہے اور جیسا کہ ہر شے پہلے بھی حمد کرتی رہی ہے اور مستقبل میں خلق ہونے والی اشیاء قیامت تک حمد کرتی رہیں گی۔

قبلہ علامہ طالب جوہری صاحب نے اپنی کتاب میں اس روایت پر یہ وضاحت تحریر فرمائی: عام معاشرتی حالات بیان فرمانے کے بعد مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب کے خسف کو بیان کیا گیا ہے۔ خسف کے معنی زمین کے دھنس جانے کے ہیں۔ زمین کا دھنسنا اتنی اہم علامت ہے کہ اسے مستقل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ زمین قدرتی اسباب کے ذریعہ دھنسے گی یا جنگوں میں بمباری وغیرہ کے سبب سے۔ (علامات ظہور مہدی علیہ السلام)

روایت جابر رضی اللہ عنہ

جابر ابن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج اور اس کے فرائض سے فارغ ہو گئے تو خانہ کعبہ کو وداع کرنے کے لیے تشریف لائے اور حلقۂ در کو ہاتھ میں تھام کر با آواز بلند ارشاد فرمایا۔

''اے لوگوں! اس آواز کو سنتے ہی وہ سارے لوگ جو مسجد الحرام اور بازار میں تھے جمع ہو گئے۔ اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنو میں بتانا چاہتا ہوں جو میرے بعد ہوگا۔ تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائبین تک اسے پہنچا دیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریہ فرمانا شروع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گریہ کرتے ہوئے دیکھ کر سارے حاضرین بھی رونے لگے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گریہ ختم ہوا تو فرمایا، کہ خدا تم پر رحم کرے، یہ جان رکھو کہ تم آج کے دن سے ایک سو چالیس سال تک اس پتے کی مانند ہو جس میں کانٹا نہ ہو پھر اس کے بعد دو سو سال تک ایسا زمانہ ہوگا، جس میں پتہ بھی ہوگا اور کانٹا بھی ہوگا پھر اس کے بعد فقط کانٹا ہے پتہ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اس زمانے میں ظالم سلطان، بخیل سرمایہ دار، دنیا پرست عالم، جھوٹے فقیر، فاسق و فاجر بوڑھے، بے حیا لڑکے اور احمق عورتوں کے علاوہ لوگ نظر نہیں آئیں گے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریہ فرمایا۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اُٹھے اور انہوں نے عرض کی: یا رسول

اللہ ﷺ! یہ بتلایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اے سلمان رضی اللہ عنہ! یہ اس وقت ہوگا جب تمہارے علماء کم ہوجائیں گے اور تمہارے قاریان قرآن ختم ہوجائیں گے اور تم زکوٰۃ کی ادائیگی قطع کردو گے اور اپنے اعمال بد کو ظاہر کرو گے۔ جب تمہاری آوازیں تمہاری مسجدوں میں بلند ہوں گی اور جب تم دنیا کو سر پر اٹھاؤ گے اور علم کو زیر قدم رکھو گے اور جب جھوٹ تمہاری گفتگو ہوگی۔ غیبت تمہاری نقلِ محفل ہوگی اور حرام مال غنیمت ہوگا اور جب تمہارا بزرگ تمہارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرے گا اور تمہارا چھوٹا تمہارے بزرگوں کا احترام نہیں کرے گا، اس وقت تم پر اللہ کی لعنت نازل ہوگی اور تمہاری امت تمہارے درمیان قرار دے گا اور دین تمہاری زبانوں پر فقط ایک لفظ بن کر رہ جائے گا۔ تو جب یہ خصلتیں تم میں پیدا ہوجائیں تو سرخ آندھی، مسخ یا آسمان سے سنگ باری کی توقع رکھو اور میرے اس کلام کی تصدیق کتابِ خدا میں موجود ہے۔اے رسول ﷺ کہہ دو کہ وہی اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب تمہارے سر کے اوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اٹھادے یا ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابل کردے اور تم کو بعض سے بعض کی جنگ کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات کو بدل بدل کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔

اس وقت صحابہ کا ایک گروہ اٹھ کر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ! ہمیں بتایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ جب نمازوں میں تاخیر ہوجائے اور شہوت رانی عام ہوجائے اور قہوے کی مختلف اقسام پی جانے لگیں اور باپ اور ماں کو لوگ گالیاں دینے لگیں یہاں تک کہ حرام کو مال غنیمت اور زکوٰۃ دینے کو جرمانہ سمجھنے لگیں، مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور ہمسائے پر ظلم کرے اور قطع رحم کرنے لگے اور بزرگوں کی شفقت اور رحم ختم ہوجائے اور لوگ عمارتوں کو مضبوط بنانے لگیں اور ہوا و ہوس کی بنیاد پر گواہی دیں اور ظلم سے حکومت کریں اور انسان اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے اور حصہ دار خیانت سے معاملہ کرنے لگے اور وفا کم ہوجائے اور زنا عام ہوجائے اور مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ کو آراستہ کرے اور عورتوں سے حیا کا پردہ اٹھ جائے اور تکبر دلوں میں اس طرح داخل ہوجائے، جس طرح زہر جسموں میں داخل ہوجاتا ہے اور نیک عمل کم ہوجائے اور جرائم بے انتہا عام ہوجائے اور فرائض الٰہی حقیر ہوجائیں اور سرمایہ دار مال کی بناء پر اپنی تعریف کی خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور گانے پر مال صرف کریں اور دنیاداری میں سرگرم ہوکر

آخرت کو بھول جائیں اور تقویٰ کم ہو جائے اور طمع بڑھ جائے اور انتشار و غارت گری بڑھ جائے اور ان کی مسجدیں اذان سے آباد ہوں اور ان کے دل ایمان سے خالی ہوں اس لیے کہ وہ قرآن کا استخفاف (توہین) کریں اور صاحب ایمان کو ان سے ہر قسم کی ذلت و خواری کا سامنا کرنا پڑے تو اس وقت دیکھو گے کہ ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے ہیں اور ان کے دل شیطانوں کے دل ہیں اور ان کی گفتگو شہد سے شیریں ہے اور ان کے دل حنظل سے زیادہ کڑوے ہیں تو وہ بھیڑیے ہیں، جو انسانی لباس میں ہیں۔

ایسے زمانے میں کوئی دن ایسا نہ ہوگا جب خدا ان سے یہ نہ کہے گا کہ کیا تم میری رحمت سے مغرور ہو گئے ہو؟ تمہاری جرأتیں بڑھ گئی ہیں؟ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں عبث خلق کیا ہے؟ اور تمہاری بازگشت ہماری طرف نہیں ہوگی۔

میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر مجھے خلوص سے عبادت کرنے والوں کی پرواہ نہ ہوتی تو میں گناہگار کو ایک چشم زدن کی بھی مہلت نہ دیتا اور اگر بندگان متقین کے تقویٰ کی پرواہ نہ ہوتی تو میں آسمان سے ایک قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر ایک سبز پتہ بھی نہ اگاتا۔ تعجب ہے ان لوگوں سے جن کے خدا، ان کے اموال ہیں، جن کی تمنائیں طویل ہیں اور عمریں کوتاہ، اس کے باوجود وہ جوار رحمت میں آنا چاہتے ہیں، حالانکہ وہ عمل کے بغیر نہیں پہنچ سکتے ہیں اور عمل، عقل کے بغیر کامل نہیں ہوتا۔

(علامات ظہور مہدی علیہ السلام)

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

علی بن ابراہیم نے اپنے سلسلہ سند سے عبداللہ ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ ہم نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درِ کعبہ کے حلقہ کو تھام کر ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا کہ کیا میں تمہیں ''اشراطِ ساعت'' سے باخبر نہ کروں؟ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ نزدیک سلمان فارسیؓ تھے۔ سب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور باخبر کریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اشراطِ ساعت میں سے ہے نماز کا ضائع ہونا، خواہشِ نفس کی پیروی، ہوا و ہوس کی طرف رجحان، سرمایہ داروں کا احترام، دین کو دنیا کے عوض فروخت کرنا۔ اس وقت مومن کا دل

اس کے پہلو میں اس طرح آب ہوگا، جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے اس لیے کہ برائیوں کو دیکھے گا، لیکن اسے بدل دینے کی قدرت نہیں ہوگی۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟

فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس وقت حکمران ظالم و جابر ہوں گے، وزراء فاسق ہوں گے، عرفاء ظالم ہوں گے، امانت دار خائن ہوں گے۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا ہوگا فرمایا: اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس وقت منکر معروف ہو جائے گا، اور معروف منکر ہو جائے گا، خائن کو امانتدار سمجھا جائے گا اور امین خیانت کرے گا اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی اور سچے کی تکذیب کی جائے گی۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس وقت عورتوں کی حکومت ہوگی اور کنیزوں سے مشورہ لیا جائے گا اور لڑکے منبروں پر بیٹھیں گے اور جھوٹ بولنا ظرافت میں شمار ہوگا اور زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے گا اور مال خدا کو غنیمت سمجھا جائے گا اور انسان اپنے والدین پر جور و جفا کرے گا اور اپنے دوست کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اور دُم دار ستارہ ظاہر ہوگا۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت عورت تجارت میں اپنے شوہر کے ساتھ شریک ہوگی اور صاحبان عزت ذلیل ہوں گے اور غریب و فقیر شخص کی توہین کی جائے گی تو اس وقت بازار قریب ہو جائیں گے۔ ایک کہے گا کہ میں نے نہیں بیچا اور دوسرا کہے گا کہ میں نے کچھ نفع نہیں کمایا، تم نہیں دیکھو گے مگر یہ کہ اللہ کی مذمت کرنے والے کو۔

تو سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت ایسے لوگ حکمران ہونگے کہ اگر عوام گفتگو کریں گے تو حکمران قتل کر دیں گے، اور اگر چپ رہیں گے تو حکمران ان کے مالک بن جائیں گے اور ان لوگوں کی دولت سے خود دولت مند بن جائیں گے اور ان کی حرمت کو پامال کر دیں گے اور ان کا خون بہائیں گے اور ان کے دلوں کو اپنے رعب و دبدبہ سے معمور کر دیں گے اور تم انہیں نہیں دیکھو گے مگر ہراساں اور خوف زدہ،

مرعوب اور سہا ہوا۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی اور لڑکے لڑکوں پر اس طرح ایک دوسرے سے حسد کریں گے جس طرح اس لڑکی پر کیا جاتا ہے جو اپنے گھر میں ہو۔ مرد عورتوں سے مشابہ ہونگے اور عورتیں مردوں کے مشابہ ہونگی اور عورتیں خود سواری کریں گی۔ میری امت کی ان عورتوں پر خدا کی لعنت ہو۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت مسجدوں کو اس طرح منقش کیا جائے گا جیسے کلیسا وغیرہ منقش ہوتے ہیں۔ اور قرآن کی طلاکاری کی جائے گی اور منارے طویل ہونگے اور صفیں زیادہ ہو جائیں گی، لیکن دلوں میں بغض ہوگا اور زبانوں پر اختلاف۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم: جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت میری امت کے مرد اپنے آپ کو سونے کی چیزوں سے آراستہ کریں گے اور حریر و دیبا کے لباس پہنیں گے۔ اور درندوں کی کھال کا نرم لباس استعمال کریں گے۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت سود ظاہر و آشکار ہوگا اور لوگ غیبت اور رشوت کے ذریعہ معاملہ کریں گے اور دین پست ہو جائے گا اور دنیا بلند ہو جائے گی۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس وقت طلاق کی کثرت ہو جائے گی اور اللہ کے لیے حدود جاری نہیں کی جائیں گی۔ لیکن اللہ کو کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت مختلف آلاتِ موسیقی اور مختلف ساز ظاہر ہوں گے۔

انہیں میری امت کے شریر لوگ پسند کریں گے۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت میری امت کے سرمایہ دار تفریح کے لیے حج کریں گے اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لیے اور غریب لوگ ریاکاری اور اپنا احترام کروانے کے لیے حج کریں گے۔ اس وقت کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے لیے قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے اور اسے آلاتِ موسیقی کی طرح قرار دیں گے۔ اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے لیے علم فقہ حاصل کریں گے۔ زنا کاروں کی کثرت ہو جائے گی اور قرآن کو گایا جائے گا اور لوگ دنیا کی طرف شدت سے مائل ہوں گے۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہ اس وقت ہوگا جب محارم کی حرمت پامال ہو جائے اور گناہ کمائے جائیں اور اشرار نیک بندوں پر مسلط ہو جائیں اور جھوٹ عام ہو جائے اور ضدی پن ظاہر ہو جائے، عقلمند انسان پوشیدہ اور گوشہ نشین ہو جائے اور لوگ اچھے لباس پر فخر ومباہات کریں اور بغیر موسم کے بارش ہونے لگے اور طبل وساز کو پسند کرنے لگیں اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے نفرت کرنے لگیں یہاں تک کہ اس زمانے میں مومن کنیز سے بھی بدتر ہو جائے اور اس زمانے کے قاریوں اور عابدوں میں ملامت بازی آشکار ہو جائے تو یہ لوگ آسمان کے فرشتوں میں نجس اور پلید کے نام سے یاد کیے جاتے ہونگے۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت سرمایہ دار کو فقط افلاس سے خوف ہوگا۔ یہاں تک کہ سائل دو جمعوں کے درمیان سوال کرے گا لیکن کوئی اُسے کچھ دینے والا نہ ہوگا۔

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت رویبضہ گفتگو کرے گا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فدا ہوں، یہ رویبضہ کیا ہے؟ فرمایا: ایسا شخص انسانی مسائل پر گفتگو کرے گا جسے گفتگو نہیں کرنی چاہیے اور جو پہلے گفتگو نہیں کرتا تھا، پس یہ لوگ زمین پر باقی نہیں

رہیں گے۔ مگر بہت کم، یہاں تک کہ زمین اس طرح دھنس جائے گی کہ ہر شخص یہی خیال کرے گا کہ میرے علاقے میں دھنسی ہے...... (علامات ظہور مہدی علیہ السلام)

ان روایات کے ذکر کے بعد اب خاص طور پر ان روایات کو ذکر کیا جائے گا کہ جن کا تعلق اس زمانے میں زندگی گذارنے کے طریقے اور مؤمن کی ذمہ داریوں سے ہے۔

آخری زمانے کے مؤمن کی ذمہ داریاں

۱) جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں تم لوگ بھی خاموشی اختیار کرو۔

احمد بن محمد بن عیسیٰ علوی نے حیدر بن محمد سمرقندی سے، انہوں نے ابوعمرو الکشی سے، انہوں نے حمدویہ بن بشر سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسین بن خالد سے روایت کی، انہوں نے کہا میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عبداللہ بن بکیر ایک حدیث بیان کرتا ہے اوراس کی تاویل کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ علیہ السلام کے سامنے بیان کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کونسی حدیث ہے؟ میں نے عرض کیا: کہ ابن بکیر کہتا ہے کہ مجھ سے عبید بن زرارہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس زمانے میں حاضر تھا، جب محمد بن عبداللہ بن حسن نے خروج کیا تھا۔ اتنے میں ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: مولا علیہ السلام! میں آپ پر قربان، محمد بن عبداللہ نے خروج کیا ہے اور لوگوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا ہے۔ آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟، کیا خروج میں ان کا ساتھ دیا جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

''تم لوگ اس وقت تک خاموش رہو جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں''

عبداللہ بن بکیر اس کے متعلق کہتا ہے کہ جب یہ معاملہ ہے کہ جب تک آسمان و زمین ساکت و خاموش ہیں اس وقت تک خروج ممکن نہیں تو پھر نہ کوئی امام قائم علیہ السلام ہوگا اور نہ کوئی خروج کرے گا۔

حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے درست فرمایا ہے، ابن بکیر نے جو اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: کہ اس وقت تک خاموش رہو جب تک آسمان و زمین خاموش ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ، جب تک آسمان سے کوئی ندا نہ آئے اور جب تک زمین شق نہ ہو۔

۲) خروج قائم علیہ السلام سے قبل خروج نقصاندہ ہوگا۔

صحیفۂ کاملہ کی روایت میں متوکل ابن ہارون سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَا خَرَجَ وَلَا يَخْرُجُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ إِلىٰ قِيَامِ قَائِمِنَا أَحَدٌ لِيَدْفَعَ ظُلْماً أَوْ يَنْعَشَ حَقاً إِلَّا اصْطَلَمَتْهُ الْبَلِيَّةُ وَكَانَ قِيَامُهُ زِيَادَةً فِي مَكْرُوهِنَا وَ شِيعَتِنَا

ترجمہ: ظہورِ قائم علیہ السلام سے پہلے ہم اہلبیت علیہم السلام میں سے ظلم کو دور کرنے یا حق کو سر بلند کرنے کے لیے کسی نے خروج نہیں کیا اور نہ کرے گا، مگر یہ کہ آفات و بلیات اس کی بیخ کنی کریں گے، اور اس کا یہ اقدام ہمارے اور ہمارے شیعوں کے لیے رنج و آلام میں اضافہ کر دے گا۔

۳) صبر کرے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب حکومت حاصل نہیں ہوگی مگر قتل و جبر کے ذریعے، غنیٰ (بے نیازی) حاصل نہیں ہوگی مگر غصب و بخل کے ذریعے، لوگوں کی رضایت و پسندیدگی حاصل نہیں ہوگی مگر دینداری ترک کرنے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کے ذریعے، پس جو اس زمانے کو پائے اور پھر فقر پر صبر کرے جبکہ غنیٰ حاصل کر سکتا تھا، اور صبر کرے لوگوں کی ناراضگی پر جبکہ وہ ان کی پسندیدگی و رضایت حاصل کر سکتا تھا، اور صبر کرے ذلت پر جبکہ وہ قدرت رکھتا تھا عزت حاصل کرنے پر، تو اللہ انہیں پچاس ایسے صدیقین کا ثواب عطا کرے گا جنہوں نے میری تصدیق کی ہو۔ (الکافی ج ۲، ص ۹۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ: کیا تم نہیں جانتے کہ جو ہمارے امرِ ظہور کا انتظار کرے اور ان اذیتوں اور خوف پر صبر کرے جو اس پر وارد ہوں تو بیشک وہ شخص کل ہمارے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔ (الکافی ج ۸، ص ۳۷)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: تمہیں تمام امور میں صبر کرنا چاہیے۔ (الکافی ج ۲، ص ۸۸)

۴) غیر معروف زندگی گذارے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ تمہیں کوئی نہ پہچانے تو تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔ (الکافی ج ۲، ص ۴۵۶)

۵) خوابیدہ مؤمن بن جائے۔

امام علیؑ فرماتے ہیں: اور وہ ایسا زمانہ ہوگا کہ جب کوئی نجات نہیں پائے گا مگر یہ کہ ایسا مؤمن کہ جو خوابیدہ ہو، کہ اگر سامنے آئے تو پہچانا نہ جائے اور نگاہ سے اوجھل ہو تو اسے ڈھونڈھا نہ جائے، یہی لوگ تو ہدایت کے جگمگاتے چراغ اور شب پیمائیوں میں روشن نشان ہونگے۔ نہ اِدھر کا اُدھر، کچھ کا کچھ لگاتے پھرتے ہیں، نہ لوگوں کی برائیاں اچھالتے ہیں اور نہ ان کے راز فاش کرتے ہیں۔ اللہ انہیں لوگوں کے لیے رحمت کے دروازے کھول دے گا اور ان سے اپنی عذاب کی سختیاں دور رکھے گا۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۱)

۶) تقیہ کرے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ: اے ابن نعمان! جب ظلم کی حکومت ہو تو چلتے رہو اور اس شخص کی جانب متوجہ رہو، کہ جو تحیت وسلام کے ساتھ تقیہ کیے ہوئے ہو، پس جو شخص ایسی حکومت سے ٹکرائے، وہ اپنے نفس کو قتل کرنے والا اور ہلاک کرنے والا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تُلقُوا بِأَيدِيكُم إِلَى التَّهلُكَةِ ﴿بقرۃ ۱۹۵﴾

ترجمہ: اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔

(بحار الانوار، ج ۷۵، ص ۲۸۸)

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: تقیہ مؤمن کی ڈھال ہے، تقیہ مؤمن کی پناہ گاہ ہے، اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جس کے پاس تقیہ نہیں ہے۔

۷) اپنے حق سے درگذر کرنا

بحار الانوار میں امام محمد باقرؑ کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں ایک قوم مشرق سے اپنے حق کو طلب کرنے کے لیے خروج کرتی ہے لیکن اسے حق نہیں دیا جاتا، پھر وہ حق کو طلب کرتی ہے اور اسے حق نہیں دیا جاتا، پس وہ جب یہ دیکھتے ہیں تو اپنی تلواریں ان کی گردنوں پر رکھ دیتے ہیں کہ ان کے مطالبات پورے ہوجائیں پس اس سے بھی فائدہ نہیں ہوتا جب تک وہ لوگ قیام نہ کریں، اور وہ حق نہیں دینگے مگر یہ کہ تمہارے صاحب کو، ان کے مقتولین شہید ہونگے، لیکن اگر میں اس زمانے کو پالوں تو اپنے آپ

کو صاحب امر علیہ السلام کے لیے باقی رکھوں گا۔ (بحار الانوار ج ۵۲، ص ۲۴۳)

۸) زبان کی حفاظت اور گھر میں بیٹھنا

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جب ان کے امام ان سے غیبت میں ہونگے، پس کتنے خوش نصیب ہونگے وہ لوگ کہ جو اس دور میں ہمارے امر پر ثابت قدم رہیں گے، بیشک ان لوگوں کے لیے جو کم ترین ثواب ہوگا وہ یہ کہ پروردگار عالم انہیں آواز دے گا: اے میرے بندوں، تم میرے راز پر ایمان لائے، اور تم نے میری غیبت کی تصدیق کی، پس تمہارے لیے میری جانب سے بہترین ثواب کی خوشخبری ہو۔ حقیقت میں تم میرے بندے اور میری کنیزیں ہو۔ تم سے میں (اعمال کو) قبول کرتا ہوں، اور تمہارے گناہوں کو میں معاف کرتا ہوں، اور تمہارے لیے مغفرت ہے، اور تمہاری وجہ سے میں اپنے بندوں پر بارش برساتا ہوں اور ان سے بلاؤں کو دور کرتا ہوں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں ان پر اپنا عذاب نازل کر دیتا۔

پوچھا گیا: اس زمانے میں سب سے بہترین عمل کیا ہوگا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اپنی زبان کی حفاظت کرنا اور گھر میں بیٹھ جانا۔ (کمال الدین، ج ۱، ص ۳۳۰)

۹) محبت امام علیہ السلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ اس کا ایمان کامل ہو اور اس کا اسلام پسندیدہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ امام حجت و منتظر صاحب الزمان علیہ السلام سے محبت کرے۔

امام زمانہ علیہ السلام اپنی توقیع شریف میں شیخ مفیدؒ سے ارشاد فرماتے ہیں: ......ہمیں تمہاری (شیعوں کی) تمام باتوں کا علم ہے، تمہاری خبروں میں سے کوئی چیز ہم سے پوشیدہ نہیں ہے۔......ہم تمہاری سرپرستی میں کوتاہی نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی تمہاری یاد سے غافل ہوتے ہیں......۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''اے رمیلہ! کوئی مومن بیمار نہیں ہوتا مگر یہ کی ہم بھی اس کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں۔ وہ غمگین نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ ہم بھی اس کے غم میں غمگین ہوتے ہیں۔ کوئی دعا نہیں

کرتا مگر یہ کہ ہم اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ اور وہ خاموش نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ ہم اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔''

رمیلہ کہتے ہیں، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین علیہ السلام! میری جان آپ علیہ السلام پر فدا ہو۔ ان سب کا تعلق اس سے ہے جو آپ کے ساتھ قصر (جس علاقہ میں اس وقت مولا علیہ السلام موجود تھے) میں ہیں۔ جو لوگ زمین کے اطراف دوسری جگہ پر ہیں ان کا کیا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اے رمیلہ کوئی مؤمن مغرب اور مشرق میں ہم سے چھپا نہیں ہے۔''

جب یہ عنایت امام علیہ السلام کی طرف سے مؤمن کے لیے پائی جاتی ہے۔ تو اس سے بڑھ کر کیا شقاوت ہو سکتی ہے کہ امام علیہ السلام کی طرف سے تو مؤمن کے لیے بے پناہ محبت ہو اور ایک چاہنے والا انہیں کے فرامین پر عمل کرنے سے بے بہرہ ہو۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ مومن اپنی ہر چیز اور جان سے بڑھ کر اہلبیت علیہم السلام کی محبت میں اطاعت اہلبیت علیہم السلام کا پیکر بن جائے، اور اس غیبت کے دور میں ہر چیز سے بڑھ کر امام عصر عجل اللہ فرجہ کے ظہور کی تعجیل کے لیے دعا کرے اور اپنی حاجتوں کو امام علیہ السلام کے سپرد کر دے۔ بے شک امام علیہ السلام اس سے بہت زیادہ کریم ہیں کہ کوئی امام علیہ السلام کو یاد کرے اور امام علیہ السلام اسے بھلا دیں۔

۱۰) قیام نہ کرنا

وسائل الشیعہ میں امام علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ: خدا کی قسم! حضرت قائم علیہ السلام کے قیام سے قبل ہم میں سے کوئی بھی قیام نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ ایسے پرندے (کے بچے) کی مانند ہوگا کہ جو پروں کے مضبوط ہونے سے پہلے اپنے گھونسلے سے برآمد ہو جائے، پھر اسے بچے پکڑ لیں اور اس کے ساتھ کھیلیں۔

۱۱) دعائے معرفت پڑھنا

امام جعفر صادق علیہ السلام زرارہ سے فرماتے ہیں: اے زرارہ! جب اس زمانے کو پالو (روایت کی ابتداء میں غیبت امام علیہ السلام کے دور کا تذکرہ ہوا ہے) تو اس طرح سے دعا کرو:

أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ، أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي

رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ ۚ أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِي

ترجمہ: اے پروردگار! مجھے تیری معرفت عطا فرما، پس اگر تو نے مجھے اپنی معرفت عطا نہ کی تو میں تیرے نبی کی معرفت حاصل نہیں کر پاؤں گا۔ اے پروردگار! مجھے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت عطا فرما، پس اگر تو نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت عطا نہ فرمائی تو میں تیری حجت علیہ السلام کی معرفت حاصل نہ کر پاؤں گا۔ اے پروردگار! مجھے تیری حجت علیہ السلام کی معرفت عطا فرما، پس اگر تو نے مجھے تیری حجت علیہ السلام کی معرفت عطا نہ فرمائی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

۱۲) تبرّا (آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں سے دشمنی)

امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: آلِ محمد علیہم السلام کے دشمنوں سے دشمنی کرو اگر چہ کہ وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے ہوں۔

۱۳) امام علیہ السلام کے دشمنوں کی مخالفت

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمارے غیر کی پیروی میں اللہ نے کسی شخص کے لیے کوئی بھلائی نہیں رکھی، اور بتحقیق جو ہماری پیروی کرتا ہے وہ ہمارے دشمن کی مخالفت کرتا ہے اور جو ہمارے دشمن کی پیروی کرتا ہے چاہے وہ اس کے قول میں ہو یا عمل میں تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ ہی ہم اس سے ہیں۔

۱۴) علم دوسروں تک پہنچانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب میری امت میں بدعتیں ظاہر ہوں تو عالم کو چاہیے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے پس جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

۱۵) دعائے غریق پڑھنا

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: عنقریب تم ایسے شبہات میں پڑ جاؤ گے کہ پھر تمہارے پاس نہ

علم ہوگا کہ دیکھ سکو اور نہ کوئی امام ہوگا کہ ہدایت حاصل کر سکو۔ اس وقت کوئی نجات نہیں پائے گا سوائے اس شخص کے کہ جو دعائے غریق پڑھتا ہو۔

راوی نے سوال کیا: دعائے غریق کیسے پڑھیں؟

تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیمُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ.

ترجمہ: اے اللہ! اے رحم کرنے والے! اے مہربان! اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو تیرے دین پر ثابت قدم رکھ۔

(کمال الدین، ص ۳۵۱)

۱۶) خوف خدا اور ورع

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص اس بات پر خوش ہو کہ اسے اصحاب امام قائم علیہ السلام میں سے قرار دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ امام علیہ السلام کا انتظار کرے اور خوف خدا (ورع) کے ساتھ اور اچھے اخلاق کے ساتھ عمل بجالائے جبکہ وہ امام علیہ السلام کا انتظار کر رہا ہو۔

۱۷) دعائے سلامتی امام زمانہ علیہ السلام

مصباح المتہجد کی روایت کے مطابق اس دعا کو خاص طور پر شب قدر (۲۳ ویں شب) اور جمعہ کے روز پڑھنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آبَائِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيّاً وَحَافِظاً وَ قَائِداً وَ نَاصِراً وَ دَلِيلاً وَ عَيْناً حَتّٰى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوعاً وَ تُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيْلاً

ترجمہ: اے پروردگار! تیرے ولی حضرت حجۃ ابن الحسن علیہ السلام کہ تیرا درود نازل ہو ان پر اور ان کے آباؤ اجداد پر، اس لمحہ میں اور ہر آنے والے لمحہ میں ان کا ولی و محافظ و سرپرست و مددگار و رہنما و نگہبان ہو جا، یہاں تک کہ تو لوگوں کی چاہت سے انہیں زمین کی حکومت عطا فرما اور مدتوں اس پر برقرار فرما۔

۱۸) امام علیہ السلام کی یاد میں گریہ

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جو شخص ہمیں یاد کرے یا اس کے پاس ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھوں سے مکھی کے پر کے برابر بھی آنسو نکل آئے تو پروردگار اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو''۔

امام علیہ السلام کی یاد میں گریہ وہی کرتا ہے اور کر سکتا ہے کہ جسے امام علیہ السلام کی ذات مبارک سے عشق ہو اور یہی عشق کے مراحل ہیں کہ جس کی ابتداء گریہ و زاری و ماتم کرنا ہے۔ اسی طرح دین کی حدود میں رہتے ہوئے، جتنا انسان، عشق کے مراحل میں آگے بڑھتا ہے، مراحل عزا میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

۱۹) مؤمن کا دل خوش کرنا

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر وہ کسی مؤمن کے دل کو خوش کرتا ہے تو فقط اس مؤمن کو خوش کیا ہے، بلکہ خدا کی قسم! ہمیں خوش کیا ہے بلکہ خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کیا ہے۔

۲۰) انتظار کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: أَفْضَلُ العِبَادَةِ اِنتِظَارُ الفَرَجِ

ترجمہ: انتظار فرج بہترین عبادت ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''تم میں سے جو انتظار کرتے ہوئے مر جائے وہ اس شخص کی طرح ہے، جو امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھ ان کے خیمے میں رہا ہو۔

پھر کچھ دیر بعد فرمایا: نہیں بلکہ اس شخص کی طرح ہے جو امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھ ان کی نصرت میں تلوار چلائے۔

پھر امام علیہ السلام نے ایک اور جملے کا اضافہ فرمایا: نہیں خدا کی قسم! وہ اس شخص کی طرح ہے، جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شہید ہوا ہو۔''

روایتوں کا سلسلہ یہاں مکمل ہوا۔ یہاں قدرے مناسب ہوگا کہ کچھ ذمہ داریوں سے متعلق وضاحت کی جائے، اور امامؑ کے کلام کو امامؑ کے کلام سے ہی سمجھا جا سکے۔

امامؑ کا حقیقی شیعہ

حقیقی شیعہ وہ ہے کہ جس کے بارے میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

إِيَّاكَ وَالسَّفِلَةَ فَإِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام مَنْ عَفَّ بَطْنَهُ وَفَرْجَهُ وَاشْتَدَّ جِهَادَهُ وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ وَرَجَا ثَوَابَهُ وَخَافَ عِقَابَهُ فَإِذَا رَأَيتَ أُولَئِكَ فَأُولَئِكَ شِيعَةُ جَعْفَرٍ (کافی)

ترجمہ: تمہیں چاہیے کہ تم پست لوگوں سے پرہیز کرو، پس علیؑ کا شیعہ فقط وہ ہے کہ جو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو پاک رکھے اور اسکی کوششیں شدید ہوں اور اس کا عمل اپنے خالق کے لیے ہو اور وہ اسی سے ثواب کی امید رکھے اور اس کے عقاب (سزا) سے خوف رکھے، پس جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو یہی لوگ جعفرؑ کے شیعہ ہیں۔

لفظِ ''فقط'' اشارہ کر رہا ہے کہ ایسے لوگ ہی شیعہ ہیں کہ جو ان صفات کے حامل ہوں۔

حمران نے ایک مرتبہ امام صادقؑ سے عرض کیا کہ ''ہم شیعہ کس قدر قلیل ہیں، اگر ہم ایک بکری پر بھی جمع ہوں تو اسے ختم نہ کر پائیں''۔ (احسن المقال)

یہ وہی حضرت حمران ابن اعین ہیںؒ جو زرارہ ابن اعینؒ کے بھائی تھے، اور امام محمد باقرؑ نے ان کے لیے فرمایا تھا کہ ''تم دنیا اور آخرت میں ہمارے شیعوں میں سے ہو'' اور امام جعفر صادقؑ نے ان کی وفات پر فرمایا تھا: ''اللہ کی قسم وہ حالت ایمان پر اس دنیا سے گیا''۔

حمران کا امامؑ سے یہ جملہ کہنا اشارہ ہے کہ جنھیں شیعہ تصور کیا جا سکتا ہے وہ تعداد میں کتنے کم ہیں کہ ایک بکری بھی ختم نہ کر پائیں یعنی بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔

یہ دور تھا چھٹے امامؑ کا کہ جن کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن حقیقی شیعوں کی تعداد اتنی کم۔ اب اس کے بعد بھی امامت کا سلسلہ بہت آگے تک جانا تھا، اور تاریخ میں باقی ائمہؑ کے ادوار میں بھی کچھ اسی طرح کی کیفیت رہی، اور آج کے دور میں بھی یقیناً ایسی یا اس سے بڑھ کر کیفیت ہے۔ ایمان کے تقاضے بہت ہیں لیکن سمجھنے والے اور عمل کرنے والوں کی تعداد قلیل۔

مؤمن کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَیْءٍ أَفْضَل مِن اَدَاءِ حَقِّ الْمُؤمِنِ

مؤمن کا حق ادا کرنے سے بڑھ کر اللہ کی عبادت نہیں کی گئی۔ (اصول کافی، حق مؤمن ح۔۴)

مؤمن کے حقوق پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''جس کے پاس کوئی بندہ اپنی حاجت دور کرنے کے لیے آئے۔ گویا اللہ نے اس بندہ مؤمن کے ذریعہ اس کے پاس اپنی رحمت کو بھیج دیا ہے۔ اگر اس شخص نے بندہ مؤمن کی ضرورت پوری کرنے کی حامی بھر لی، تو حقیقت میں اس شخص نے اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کا حق ادا کیا ہے، وہ ولایت جس کا سلسلہ خدا کی ذات پر ختم ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس نے مؤمن کو رد کر دیا جب کہ وہ حاجت پوری کرنے کی قدرت رکھتا تھا تو اللہ آگ کے سانپ کو اس پر مسلط کر دے گا تا کہ قیامت کے دن تک قبر میں کاٹتا رہے۔۔۔''

اور دوسری حدیث میں فرمایا: ''برادر مؤمن کی حاجت میں کوشش کرنا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں ہزار غلام آزاد کروں اور ہزار افراد کو زین و لگام چڑھے گھوڑوں پر سوار کر کے جہاد فی سبیل اللہ پر بھیجوں۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہیں؟ فرمایا: وہ شخص کہ جس کا نفع مسلمانوں کو زیادہ پہنچے۔

آخری زمانے میں خاموشی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ اپنے مکان سے باہر نہ نکلو تو باہر نہ جاؤ کیونکہ باہر جانے کی صورت میں اپنی حفاظت کرنی تم پر لازم ہے اور یہ کہ غیبت نہ کرو اور جھوٹ نہ بولو اور حسد نہ کرو اور ریا و تصنع اور منافقت نہ کرو اور لوگوں کے درمیان رہ کر ان گناہوں سے بچنا مشکل ہے لیکن اگر انسان اپنے گھر میں رہے اور باہر نہ نکلے تو ان چیزوں کے شر سے محفوظ ہے۔

پھر فرمایا بہترین صومعہ (عبادت خانہ) مردِ مسلمان کے لیے اس کا گھر ہے کہ جس میں وہ اپنی آنکھ زبان نفس اور شرمگاہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

شیخ عباس قمیؒ اس حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے اس حدیث میں اعتزال

اور لوگوں سے کنارہ کشی اور خدا سے انس کی طرف ترغیب دی ہے، اعتزال کے سلسلہ میں روایات مختلف ہیں، کچھ اس کی مدح میں ہیں اور کچھ اس سے کراہت کے متعلق ہیں اور شاید اوقات واشخاص کے لحاظ سے اختلاف ہو۔

دیگر احادیث کے مطالعے اور الفاظ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں خاص طور پر اسی کیفیت کو ترجیح دی گئی ہے۔ ان میں سے بعض کو ہم پچھلے کلام کے ذیل میں بیان کر چکے ہیں اور دیگر کو ابھی نقل کیا جارہا ہے۔

وہ روایات کہ جو اعتزال کی مدح میں وارد ہوئی ہیں ان کا ایک حصہ وہ روایات ہیں جنہیں شیخ احمد بن فہدؒ نے کتاب تحصین میں گوشہ نشینی کے متعلق بیان کیا ہے۔ ان میں سے ایک روایت ابن مسعود سے ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں کسی صاحب دین کا دین صحیح وسالم نہیں رہے گا مگر وہ جو ایک پہاڑ کی چوٹی کی طرف اور ایک بل سے دوسرے بل کی طرف بھاگے، اس لومڑی کی مثل کہ جو اپنے بچوں کے ساتھ بھاگتی ہے۔

یعنی جس طرح لومڑی اس خوف سے کہ کہیں بھیڑیا اس کے بچوں کو نہ کھا جائے اپنے بچوں کو دانتوں سے پکڑے ایک بل سے دوسرے بل کی طرف بھاگتی ہے تاکہ اس کے بچے محفوظ رہ جائیں اسی طرح صاحبِ دین بھی لوگوں سے گوشہ نشینی اختیار کر کے اپنے دین کی حفاظت کرے۔

لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کیسا زمانہ ہوگا؟

فرمایا: جب روزی ومعیشت خدا کی نافرمانیوں کے بغیر نہ ملے تو اس وقت بغیر شادی کیے رہنا حلال ہوگا۔

لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ نے تو ہمیں شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا: ہاں! لیکن اس زمانہ میں انسان کی ہلاکت ماں باپ کے ہاتھوں ہوگی اور اگر ماں باپ نہ ہوئے تو پھر اس کی ہلاکت بیوی اور بچوں کے ہاتھوں ہوگی اور اگر بیوی اور اولاد بھی نہ ہوئی تو عزیز ورشتہ داروں اور ہمسایوں کے ہاتھوں ہوگی۔

لوگوں نے عرض کیا: ان کے ہاتھوں کس طرح ہلاکت ہوگی؟ فرمایا: وہ اسے تنگیٔ معاش پر سرزنش

کریں گے اور اسے ان چیزوں پر آمادہ کریں گے کہ جن کی وہ طاقت نہ رکھتا ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے موارد ہلاکت میں وارد کریں گے۔

شیخ بہائیؒ کی اربعین میں روایت ہوئی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے روح اللہ! ہم کس کی ہم نشینی اختیار کریں؟ فرمایا: اس شخص کے پاس بیٹھو کہ جس کا دیکھنا تمہیں خدا یاد دلائے اور اس کا کلام تمہارے علم کو زیادہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی طرف رغبت دلائے۔

شیخ بہائیؒ نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا ہے کہ مخفی نہ رہے کہ اس حدیث میں ہمنشینی سے مراد وہ چیز ہے، جو الفت، میل جول اور مصاحبت پر مشتمل ہے اور اس حدیث میں اس چیز کی طرف اشارہ ہے کہ جو شخص ان صفات کا مالک نہ ہو اس کے پاس بیٹھنا اور اس سے میل جول رکھنا مناسب نہیں ہے، چہ جائیکہ جو ان کی اضداد کا حامل ہو جیسا کہ ہمارے زمانے کے اکثر لوگ ہیں۔ پس خوشحال ہے وہ شخص کہ خدا جسے ان لوگوں سے دوری اور کنارہ کشی کی توفیق عنایت فرمائے اور جو ان سے وحشت کرے اور خداوند عالم سے انس رکھے۔ بے شک ان سے میل جول رکھنا دل کو مار دیتا ہے اور دین کو خراب کر دیتا ہے اور اس کی وجہ سے ایسی کیفیات نفس میں پیدا ہو جاتی ہیں جو مہلک ہیں اور انسان کو خسران تک پہنچا دیتی ہیں۔

حدیث میں وارد ہے کہ لوگوں سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ معروف کرخی نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا: اپنی جان پہچان والے اور شناسائی رکھنے والے کم کر دے۔

ایک راہب سے کہا گیا کہ تجھے کس چیز نے گوشہ نشینی پر آمادہ کیا ہے۔ کہنے لگا مجھے ڈر محسوس ہوا کہ میرا دین چھن جائے اور مجھے پتہ بھی نہ چلے۔

سفیان ثوری نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ علیہ السلام نے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرلی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے سفیان! زمانہ خراب اور بھائی بدل گئے ہیں، پس میں نے گوشہ نشینی کو دل کے لیے باعث سکون سمجھا ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وفا گزرے ہوئے دن کی طرح جا چکی ہے اور لوگ دھوکے باز اور زیرک و چالاک ہیں آپس میں مودّت و صفا کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ

ان کے دل بچھوؤں سے بھرے ہیں۔

معتبر سند کے ساتھ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ ہم پر مساجد میں نماز پڑھنا اور لوگوں کے ساتھ اچھی مجاورت اور ہمسائیگی کرنا اور ان کے جنازہ میں شریک ہونا لازم ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے مومن برادر کی زیارت فی سبیل اللہ کرے تو خداوند عالم ستر ہزار فرشتے موکل کرتا ہے جو اسے ندا دیتے ہیں۔خوشا حال اور گوارا ہو جنت تیرے لیے۔

معتبر سند کے ساتھ خیثمہ سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت علیہ السلام سے رخصت ہوں۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے خیثمہ! ہمارے شیعوں اور دوستوں میں سے جسے دیکھو اسے میرا اسلام کہنا اور انہیں میری طرف سے تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت کرنا اور یہ کہ اغنیاء، شیعہ فقراء کو نفع پہنچائیں اور صاحبان قوت ضعفاء کی اعانت و مدد کریں اور زندہ، مردوں کے جنازہ میں حاضر ہوں اور ایک دوسرے سے ان کے گھروں میں جا کر ملاقات کریں۔بے شک ان کا ملاقات کرنا اور آپس میں گفتگو کرنا امر تشیع کے احیاء و زندگی کا باعث ہے۔خدا رحم کرے اس بندہ پر جو ہمارے مذہب کو زندہ رکھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کہ ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کی طرح رہو اور ایک دوسرے کے ساتھ خدا کے لیے دوستی اور مہربانی کرو اور ایک دوسرے پر رحم کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور دینی امور میں مذاکرہ کرو اور مذہب حق کا احیاء کرو۔

خاتمہ:

علماء نے اس کے علاوہ بھی کئی ذمہ داریاں تحریر فرمائی ہیں، جو کہ مفصل کتابوں میں ذکر ہیں۔ہم یہاں اپنی گفتگو کو روکتے ہیں اور دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمیں اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حوالہ جات

۱۔ بحارالانوار (علامہ مجلسیؒ)
۲۔ علامات ظہور مہدی علیہ السلام
۳۔ غیبت شیخ طوسیؒ
۴۔ غیبت نعمانیؒ
۵۔ وسائل الشیعہ
۶۔ الکافی
۷۔ کمال الدین وتمام النعمۃ
۸۔ احسن المقال
۹۔ نہج البلاغہ
۱۰۔ قرب الاسناد
۱۱۔ عصر غیبت کی ذمہ داریاں
۱۲۔ مصباح المتہجد
۱۳۔ راہِ وصال
۱۴۔ صحیفۂ کاملہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ مفیدؒ روایت نقل کرتے ہیں سید ابن طاؤوس سے کہ وہ دورِ غیبت میں سامرہ گئے
انہوں نے امام زمانہ علیہ السلام کو ہاتھ پھیلائے اس طرح دعا کرتے دیکھا، امام علیہ السلام فرما رہے تھے:

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بڑا رحم والا ہے۔

اے پروردگار! بیشک ہمارے شیعہ ہم سے ہیں اور وہ ہماری محبت پر بھروسہ کر کے تیری معصیت انجام دے دیتے ہیں اور تیرے احکام کی مخالفت کر بیٹھتے ہیں۔

اے پروردگار! اگر وہ گناہ تیرے اور ان کے درمیان ہیں تو، ان سے راضی ہو جا اور اگر ان کا تعلق ان کے آپس کے تعلقات سے ہے تو، ان کے امور کی اصلاح فرما۔۔۔

پس تحقیق، ہم ان سے راضی ہیں اور انہیں ہمارے دشمنوں کے سامنے ذلیل نہ فرمانا،

اور اے پروردگار! درود نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاکیزہ آل علیہم السلام پر۔

(ضیاء الصالحین، ص ۵۹۸)

التماسِ سورۂ فاتحہ

- مرحوم برکت علی حاجی علی محمد نامدار
- مرحومہ نور بانو بائی نامدار
- مرحوم مختار علی نامدار
- مرحوم حیدر علی نامدار
- مرحوم محمد علی کیکر یا والا

قواعد وضوابط

۱۔ اس کتابچہ میں موجود سوالنامہ کے جوابات اسی کتابچہ سے وصول کیے جائیں گے۔

۲۔ شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کر کے جواب نامہ پُر کریں۔

۳۔ ترغیب مطالعہ پروگرام میں شمولیت کی اہلیت: کم از کم دس سال عمر کے لڑکے اور لڑکیاں۔

۴۔ جواب کے نشان ایک سے زائد ہونے کی صورت میں جواب غلط شمار کیا جائے گا۔

۵۔ پہلا انعام: Android Tablets (مرد و خواتین دونوں کے لئے)

100% نمبر حاصل کرنے والے مرد و خواتین کے درمیان مزید چار چار خصوصی انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔ایک سے زائد افراد کے 100% صحیح جوابات ہونے کی صورت میں تمام انعامات قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے جائیں گے۔

اس کے علاوہ 75% تک صحیح جواب دینے والے تمام شرکاء میں عمومی انعامات بھی تقسیم کیے جائیں گے۔

۶۔ مقابلہ میں شامل ہونے کی فیس مبلغ (100 روپے) ہے جو کتابچہ حاصل کرتے وقت ادا کرنا ہوگی۔

یہ کتاب ہماری ویب سائٹ www.youth.greenislandtrust.org سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے اور جواب نامے کی کاپی (50 روپے) فیس کے ساتھ قابل قبول ہوگی۔

پاکستان سے باہر موجود افراد (2$) فیس کے ساتھ ہمارے نمائندوں کو جمع کرا سکتے ہیں۔

۷۔ ۱۲، جنوری ۲۰۱۵ء تک ان سینٹرز سے کتابچہ حاصل اور جواب نامہ جمع کروایا جاسکتا ہے:

الف) GIYF (صبح ۱۰ سے رات ۱۰ روزانہ سوائے اتوار)

ب) GIWW (صبح ۹ سے ۱۲ اور شام ۴ سے ۷ بجے)

ج) حسن علی بک ڈپو۔کھارادر

د) محمد علی بک ڈپو۔سولجر بازار

۸۔ نتائج کا اعلان اور تقسیمِ انعامات کا پروگرام ۱۷، جنوری ۲۰۱۵ء بروز بدھ منعقد کیا جائے گا۔

۹۔ ۲۴، جنوری ۲۰۱۵ء تک انعامات وصول نہ کیے گئے، تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

۱۰۔ کتابچہ جمع کراتے وقت اپنے "ب" فارم/ شناختی کارڈ یا اسکول رپورٹ کارڈ/فیس سلپ کی اصل یا فوٹو کاپی ضرور ساتھ لے کر آئیں۔

GREEN ISLAND DEVELOPMENTAL & EDUCATIONAL SERVICES
(A PROJECT OF GIT ®)

Let us be the beacon to acquire knowledge & wisdom

Classes I to X & XI to XII Sci. Comm.

B.Com Part I & II

Sir Kazim Mushtaq	Sir M. Qasim Sharif
Statistics	Economics
Cost Accounting	Management
Advance Accounting	Introduction to Business

I.T Courses

- *Java Programming*
- *Website Development*
- *Intro. to Computer Basic*
- *Adv. Excel with Financial Modeling*
- *Tally ERP 9.0*

O/A Level

- Economics (2281/9708)
- Accounting (7110/9706)
- Business Studies (7115/9707)

Past papers practice Guaranteed

Faculty:

We have Experienced Faculty of prestigious Colleges like:

ST. Joseph College for Women
The Froebelians School

Salient Features

We offer Free indoor games for sudent of GIDES & also offer discounted GYM Faculities.

Co-curricular Activities

Whole year we conduct different co-curricular activites like:

Learn with Fun
Summer Camp
Winter Fun

Cell: (+92) 336-2783491, Email: gidespk@gmail.com

GIDES, Near Zainab Panjwani Hospital, Near Ghusl Khana Fatimiyah Community Centre, Karachi.

سوالات

۱۔ وہ کون سے صحابی ہیں جن کو امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلام بھیجا اور اسے سچ بولنے اور امانت ادا کرنے کی وصیت کی ہے؟

(الف) عبداللہ بن ثابت　(ب) جابر بن عبداللہ انصاری

(ج) عبداللہ بن ابی یعفور　(د) سلمان فارسی

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حقیقی شیعہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

(الف) وہ سچ بولتے ہیں　(ب) اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو پاک رکھے

(ج) وہ نمازیں زیادہ پڑھتے　(د) تینوں درست

۳۔ جس شخص نے کی ضرورت پوری کرنے کی حامی بھری تو حقیقت میں اس شخص نے کیا کیا؟

(الف) اللہ کو خوش کیا　(ب) اہلبیت علیہم السلام سے محبت کا اظہار کیا

(ج) اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کا حق ادا کیا　(د) تینوں درست

۴۔ ''کوئی مومن مغرب اور مشرق میں ہم سے چھپا نہیں ہے'' یہ جملہ امام علیہ السلام نے کس صحابی سے کہا؟

(الف) سلمان فارسیؓ　(ب) رمیلہ

(ج) ابوذر　(د) کمیل

۵۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں ۔۔۔ اور تمہارے جوان ۔۔۔ ہو جائیں گے؟

(الف) جھوٹی، فاسد　(ب) فاسد، فاسد

(ج) سچی، پرہیزگار　(د) تینوں غلط

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام کن روزہ داروں سے دشمنی رکھنے کا حکم دیا؟
(الف) آل محمد علیہم السلام کا حق غصب کرنے والے (ب) آل محمد علیہم السلام کی تذلیل کرنے والے
(ج) آل محمد علیہم السلام سے جنگ کرنے والے (د) تینوں غلط

۷۔ اس کتابچہ میں سب سے زیادہ کونسے امام علیہ السلام کی احادیث کو نقل کیا گیا ہے؟
(الف) امام محمد باقر علیہ السلام (ب) امام علی علیہ السلام
(ج) امام جعفر صادق علیہ السلام (د) امام زین العابدین علیہ السلام

۸۔ امام صادق علیہ السلام کی حدیث کے مطابق کونسا جملہ صحیح ہے؟
(الف) اسلام پہلے اجنبی تھا (ب) اسلام بعد میں اجنبی بن جائے گا
(ج) دونوں صحیح (د) دونوں غلط

۹۔ جس امر کا تم انتظار کر رہے ہو، وہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بیزار نہ ہو جاؤ، یہ کس کا قول ہے؟
(الف) امام علی علیہ السلام (ب) امام حسن علیہ السلام
(ج) امام حسین علیہ السلام (د) تینوں غلط

۱۰۔ شعیب بن صالح کا خروج کس جگہ سے ہوگا؟
(الف) خراسان (ب) سمرقند
(ج) ترک (د) شام

۱۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے وقت، دو سو سال بعد کے زمانے کو کس سے نسبت دی؟
(الف) پہلے پتہ اور کانٹہ پھر فقط کانٹہ (ب) پہلے پتہ پھر کانٹہ
(ج) فقط کانٹہ (د) پہلے فقط پتہ پھر پتہ و کانٹہ

۱۲۔ قرآن کا استخفاف کرنا یعنی؟

(الف) تحریف کرنا　(ب) توہین کرنا

(ج) مذاق اڑانا　(د) تینوں درست

۱۳۔ ''جب شام میں دو نیزے آپس میں ٹکرائیں تو یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے''۔ یہ کس کا قول ہے؟

(الف) امام علی علیہ السلام　(ب) امام محمد باقر علیہ السلام

(ج) امام جعفر صادق علیہ السلام　(د) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ''اس وقت میری اُمت کے سرمایہ دار۔۔۔۔۔ کے لیے حج کریں گے۔

(الف) عبادت　(ب) تجارت

(ج) تفریح　(د) ریاکاری

۱۵۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو۔۔۔۔۔ کے لیے علم فقہ حاصل کریں گے؟

(الف) اجتہاد　(ب) غیر خدا

(ج) خدا　(د) تینوں غلط

۱۶۔ حدیث کے مطابق، کس وقت بغیر شادی کے رہنا حلال ہوگا؟

(الف) جب روزی خدا کی نافرمانی کے بغیر نہ ملے گی

(ب) جب روزی ماں باپ کی نافرمانی کے بغیر نہ ملے گی

(ج) دونوں صحیح　(د) دونوں غلط

۱۷۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟

(الف) خیرات کرنے والا
(ب) مسلمانوں کے امور کی فکر رکھنے والا
(ج) جس کا نفع مسلمانوں کو زیادہ پہنچے
(د) تینوں صحیح

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مؤمن کی حاجت میں کوشش کرنا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ؟

(الف) ہزار نمازیں پڑھوں
(ب) ہزار غلام آزاد کروں
(ج) دونوں صحیح
(د) دونوں غلط

۱۹۔ شیخ احمد بن فہدؒ کی کتاب ۔۔۔ سے ۔۔۔ (راوی کا نام) کی روایت نقل کی گئی ہے۔

(الف) تحصین، ابن مسعود
(ب) گوشہ نشینی، ابن مسعود
(ج) اربعین، شیخ بہائی
(د) اعتزال، شیخ بہائی

۲۰۔ ''وفا گذرے ہوئے دن کی طرح جا چکی ہے۔'' یہ جملہ کس نے، کس سے فرمایا:

(الف) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علیہ السلام سے
(ب) سفیان ثوری نے امام علیہ السلام سے
(ج) امام علیہ السلام نے سفیان سے
(د) تینوں غلط

۲۱۔ ''ہم شیعہ کس قدر قلیل ہیں۔۔۔'' یہ جملہ کس نے فرمایا؟

(الف) امام علیہ السلام
(ب) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(ج) زرارہ
(د) حمران

۲۲۔ حدیث کے مطابق، دعائے غریق پڑھنے والے کا کیا فائدہ ہوگا؟

(الف) نجات پالے گا
(ب) انتظار کرنے والا کہلائے گا
(ج) وسواس سے نجات
(د) سب غلط

۲۳۔ ''وہ اس شخص کی طرح ہے کہ جو رسول ﷺ کے ساتھ شہید ہوا'' کس نے کس کے بارے میں ارشاد فرمایا؟

(الف) رسول ﷺ نے انتظار کرنے والوں کے لیے

(ب) امام علیہ السلام نے مرنے والے شیعوں کے بارے میں

(ج) امام علیہ السلام نے انتظار میں مرنے والے شیعوں کے لیے (د) تینوں غلط

۲۴۔ آخری زمانے سے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے کونسی دعا اور کس صحابی کو تعلیم فرمائی؟

(الف) دعائے فرج، حمران (ب) دعائے معرفت، حمران

(ج) دعائے سلامتی امام زمانہ علیہ السلام، زرارہ (د) تینوں غلط

۲۵۔ ''ایسے لوگ تو ہدایت کے جگمگاتے چراغ اور شب پیمائیوں میں روشن نشان ہونگے''
یہ جملہ کن لوگوں کے بارے میں کس امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا؟

(الف) خوابیدہ مؤمن، امام جعفر صادق علیہ السلام (ب) خوابیدہ مؤمن، امام علی علیہ السلام

(ج) حق کے لیے خروج کرنے والے، امام زمانہ علیہ السلام

(د) حق کے لیے خروج کرنے والے، امام علی علیہ السلام

۲۶۔ کمزور عمل مؤمن خدا کی طرف سے:

(الف) توبہ کی قبولیت سے بہرہ ور ہوگا۔ (ب) جنت کی بشارت سے بہرہ ور ہوگا۔

(ج) اہلبیت علیہم السلام کی شفاعت سے بہرہ ور ہوگا۔ (د) الف اور ج دونوں صحیح

۲۷۔ مؤمن کو درپیش امتحانات اور مشکلات کے اسباب:

(الف) گناہوں کے اثرات (ب) ظلم کا انجام

(ج) بلندیٔ درجات (د) الف اور ج دونوں

۲۸۔ آزمائشات و مشکلات میں کن مؤمنین کو ہدایت یافتہ قرار دیا گیا؟

(الف) شکوہ کرنے والے　　(ب) صبر کرنے والے

(ج) لوگوں کی مدد کرنے والے　　(د) ب اور ج دونوں صحیح

۲۹۔ جناب عثمان بن سعید سے منقول دعا میں درج ذیل میں سے کس جملے کا مفہوم موجود نہیں ہے۔

(الف) اطاعت ولی امر　　(ب) سپردگی امر

(ج) ظہور کا راستہ ہموار کرنا　　(د) امام علیہ السلام کا منتظر ہونا

۳۰۔ تمہارے دشمنوں کا برا ہو، آخر تم میری نصرت اور اپنے حق کے لیے جہاد میں کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ موت کا یا ذلت کا۔۔۔ یہ جملہ کس نے ارشاد فرمایا:

(الف) امام علی علیہ السلام　　(ب) امام جعفر صادق علیہ السلام

(ج) امام علی رضا علیہ السلام　　(د) امام زمانہ علیہ السلام

Green Island
Online Teachings
(A Project of GIT®)

اللغة العربية

النساء الاسماء الاشاره نحن الرجال انا باب الضمائر هی الماضی
انت هو المستقبل حال الحروف التهجی الاسماء الموصولات
ذ ر ز س ش ص ض ط ظ

Basic Arabic Language Course

Duration 2 months

Saturday Class

Class Commencing from Saturday 3rd January, 2014
Registration available on Call

15% Discount on registration before **31st Dec**

by Shaikh Abdullah Itrati
فاضل سطوح العلیاء (نجف الأشرف، عراق)

JOIN US!

Full Course Fee: PKR 3,000/-
Timings 8:00pm to 9:30pm

0333-7155224
0331-2461426
giot.teacher
giot@greenislandtrust.org
onlineteachings.greenislandtrust.org

Contact Timings: 9:00am to 7:00pm
GIYF, Opp. Zainab Panjwani Hospital, Near Fatimiyah Community Centre, Karachi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آخری زمانے کا مؤمن

رجسٹریشن نمبر: ____________

رجسٹریشن فارم

نام: ______________________________ جنس: ____________

والد/ شوہر کا نام: ____________________ تاریخ پیدائش: ________________

ای۔میل: ____________________ موبائل نمبر: ____________________

پتہ: ____

میں نے کتابچے میں دیئے گئے قواعد وضوابط کو پڑھ لیا ہے اور ان پر عمل کروں گا/کروں گی۔

____________________ ____________________

دستخط امیدوار   دستخط والد/سرپرست

For Office Use

نام: ____________________ رجسٹریشن نمبر: ____________________

تاریخِ وصول: ______________ وصول کرنے والے کا نام: ________________

____

دستخط و مُہر

نوٹ:

۱) نتائج کے اعلان کے ایک ہفتے بعد تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

۲) انعامات وصول کرنے کے لئے اس Slip کو ساتھ لانا لازمی ہے۔

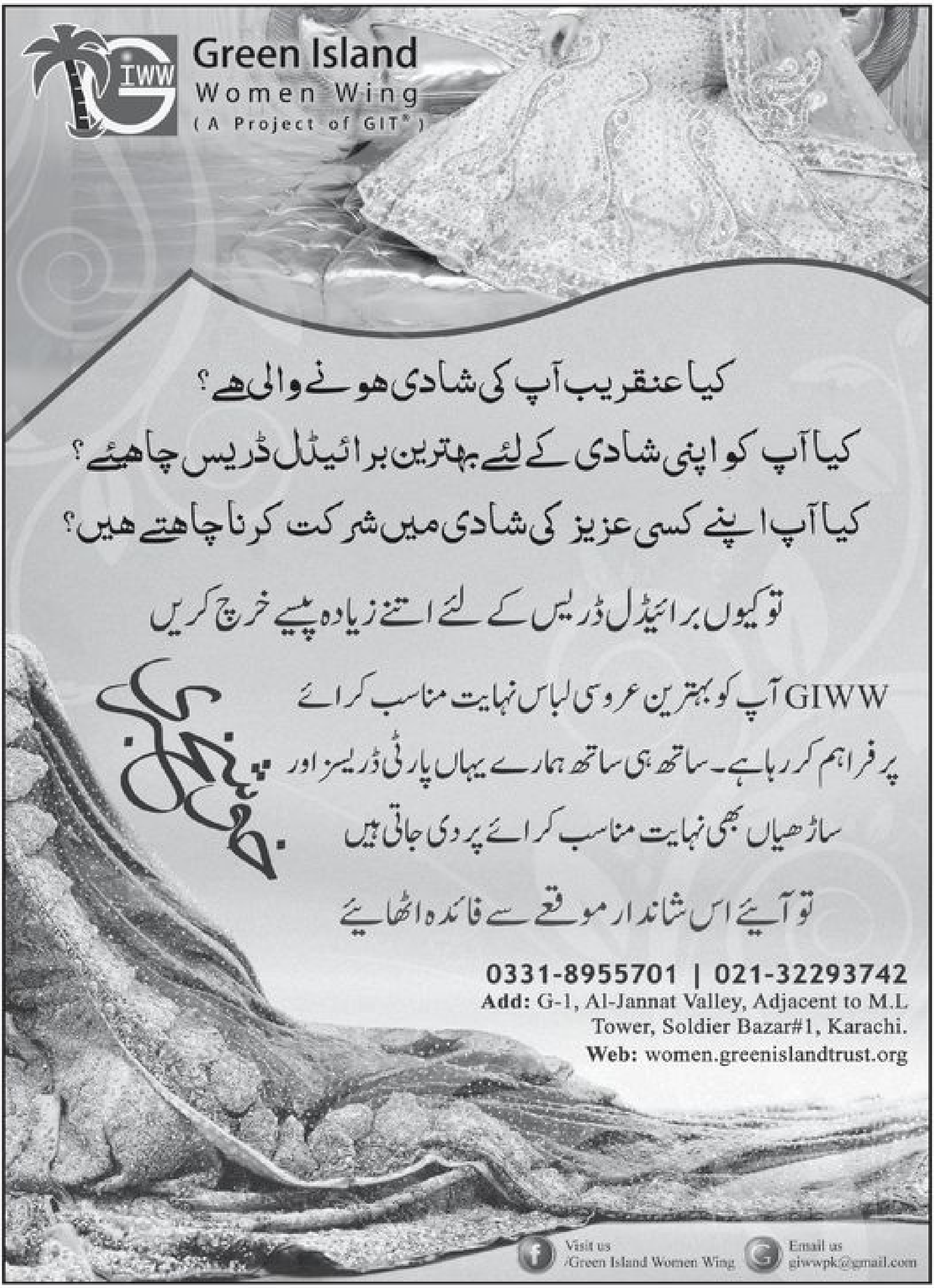
Green Island
Women Wing
(A Project of GIT®)
IWW
کیا عنقریب آپ کی شادی ہونے والی ہے؟
کیا آپ کو اپنی شادی کے لئے بہترین برائیڈل ڈریس چاہیئے؟
کیا آپ اپنے کسی عزیز کی شادی میں شرکت کرنا چاہتے ہیں؟
تو کیوں برائیڈل ڈریس کے لئے اتنے زیادہ پیسے خرچ کریں
GIWW آپ کو بہترین عروسی لباس نہایت مناسب کرائے
پر فراہم کر رہا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ہمارے یہاں پارٹی ڈریسز اور
ساڑھیاں بھی نہایت مناسب کرائے پر دی جاتی ہیں
تو آیئے اس شاندار موقعے سے فائدہ اٹھایئے
0331-8955701 | 021-32293742
Add: G-1, Al-Jannat Valley, Adjacent to M.L Tower, Soldier Bazar#1, Karachi.
Web: women.greenislandtrust.org
Visit us /Green Island Women Wing
Email us giwwpk@gmail.com

Shop#1, Fatmya Residency
Adjacent Sarwat Photo Studio,
Soldier Bazar#2, Karachi.

(+92)332-4727211
(+92)321-3641896
piranicatering.webs.com

Trusted Name

Pirani Catering

WE MAKE YOUR EVENT MEMORABLE ONE
WE PROVIDE COMPLETE SETUP FOR WEDDING,
DINNER, LUNCH PARTIES, PICNIC, BIRTHDAY & ETC

Our Menu

Days	Items
Monday	Aalu Keema, Chicken Biryani, Beef Pulao.
Tuesday	Beef Biryani, Qorma, Kurry Pakora khichdi.
Wenesday	Beef Haleem, Chicken Pulao, Beef Biryani.
Thursday	Beef Pulao, Chicken Qorma, Chicken Tikka Biryani.
Friday	Daal Loki, Ghost, Rice, Achaar, Beef Biryani, Chicken Pulao.
Saturday	Hara Masala Biryani, Beef Pulao, White Roast.
Sunday	White Beef Biryani, Tandoori Chicken or Chicken Ginjer.

Wedding Packages

Basic

Wongton/Chapli Kabab - Beef Biryani
Russian Salad - Raita - Nan Taftan
Chicken Karachi - Lab E Shireen

Per head for 300 Person and Above

Fancy

Chicken Tikka/Steam Chicken
Beef Biryani - Chicken Biryani - Nan Taftan
Doodh Dulhari - Russian Salad/Raita

Per head for 300 Person and Above

Exclusive

Chicken Ala Kiev - Raita
Nan Taftan - Chicken Cheese roll
Salad bar (12items) - Chicken Tandoori
Desert bar (8items) - Beef White Biryani

Per head for 400 Person and Above

گرین آئی لینڈ یوتھ فارم کے زیرِ سرپرستی چلنے والے مدارس

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:
اپنے بچوں کی تربیت کرو اس سے پہلے کہ ان پر فاسد ماحول غالب آجائے۔

مکتب اہلبیت علیہم السلام سے تعلق رکھنے والے طلباء اور طالبات کو تعلیمات قرآن اور علوم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیور سے آراستہ کیا جاتا ہے

مدرسہ مہدیہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)

نجفی ہال سولجر بازار نمبر۲، کراچی　　وقت: شام ۵ سے ۶ روزانہ　　0321-9215255

مکتب سید الساجدین علیہ السلام برائے طالبات

اے بی سینیا لائن، کراچی　　وقت: شام ۶ سے ۸ بروز جمعہ　　0312-8518370

مکتب سید الساجدین علیہ السلام برائے طلباء

اے بی سینیا لائن، کراچی　　وقت: رات ۸ سے ۹ بروز ہفتہ　　0312-8518370

مکتب سید الساجدین علیہ السلام برائے طلباء

مسرت کالونی ناظم آباد نمبر۲، کراچی　　وقت: شام ۵ سے ۶ روزانہ　　0334-3580390

مکتب سید الساجدین علیہ السلام برائے طالبات

مسرت کالونی ناظم آباد نمبر۲، کراچی　　وقت: شام ۲ سے ۴ روزانہ　　0334-3580390

مدارس سے متعلق دیگر معلومات کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں۔ 0333-2363508

جواب نامہ

رجسٹریشن نمبر: __________

سوال	الف	ب	ج	د	سوال	الف	ب	ج	د
۱					۱۶				
۲					۱۷				
۳					۱۸				
۴					۱۹				
۵					۲۰				
۶					۲۱				
۷					۲۲				
۸					۲۳				
۹					۲۴				
۱۰					۲۵				
۱۱					۲۶				
۱۲					۲۷				
۱۳					۲۸				
۱۴					۲۹				
۱۵					۳۰				

آخری زمانے کا مؤمن

Feedback Form

۱) اس کتابچے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

____

____

____

____

____

۲) آئندہ کتابچے میں کسی خاص موضوع کو پڑھنا چاہتے ہیں؟

____

____

____

____

____

Green Island Online Teachings
(A Project of GIT®)

Hours based syllabus

Where Education & Learning become reachable to all

Free trial class available

Class Duration 40 Minutes

Fiqhi Masail

Basic Arabic Language

Quran\Qaida Tajweed

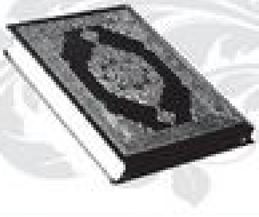

Diniyat

Contact Timing: 9am to 7pm
Contact: (+92)331 2461426
Skype: giot.teacher

Email: giot@greenislandtrust.org
Web: onlineteachings.greenislandtrust.org

Address: GIYF, Opp. Zainab Panjwani Hospital, Near Ghusl Khana, Karachi.

Tafheem e Quran

+9221 32253606

Green Island Youth Forum

To strengthen the moral, educational, financial, social, cultural & specially the spiritual grooming of community youth

Activities

Indoor Games - Gohar e Hikmat (Quiz) - Ramadan Program
I.C.S.F (Intra Community Sports Festival) - In-House Tournaments
Manqabat Competition & Training Sessions - etc.

giyf@greenislandtrust.org youth.greenislandtrust.org

+92331 2461426

Green Island Online Teachings

A platform where every *Momin* is able to learn and understand Quran & Taalimat-e-Ahlaybait (a.s), regardless of geographical location.

Courses

Arabic Language - Persian Language - Quran/Qaida - Memorization
Diniyat/Aqaid - Tafheem ul Quran - Tajweed - Tauzeeh ul Masail

giot@greenislandtrust.org onlineteachings.greenislandtrust.org

+92331 8955701

Green Island Women Wing

Aim is to provide spiritual, moral, educational, skillful and developmental training to the community women so they can groom themselves & spend their life in a useful manner.

Activities

Jashan & Events - Workshop on various topics - Indoor Games
Bachat Mela - Vocational Courses - Summer Camp - etc.

giwwpk@gmail.com women.greenislandtrust.org

+92336 2783491

Green Island Developmental & Educational Services

Aim is to provide moral, educational, skillful & developmental training to the community members to achieve the goals.

Courses

Coaching: III to X - XI to XII (Sci. & Com.) - B.Com/O & A Level
IT: Computer Basics - Advanced Excel - Java Android - Tally - etc.
Co-curricular Activities: Learn with Fun - Summer Camp.

gidespk@gmail.com gides.greenislandtrust.org

ADMISSIONS OPEN
Age 2 years and above

for a Better Tomorrow...

Green Island
Foundation School
(A Project of GIT®)

Your toughest decision made easy as GIFS has:

- ECD System
- English Medium
- Holistic Development
- Active Learning
- Spiritual learning integrated with Oxford University Press books
- Qualified, experienced & passionate teachers
- Supervision of Advisory Board headed by Agha Ghulam Raza Roohani & Agha Syed Musa Raza Naqvi

Admission forms are available from 10th Dec 2014 (9am to 12noon).

For further details contact:
021-34300668, 34543110
144-E, Hali Road, PECHS Block 2, Karachi.

MEHBOOB FOOD CENTRE

MFC EAT QUALITY

Daily Items

Chicken Pulao	Chicken Biryani	Beef Pulao	Daal Chawal	Spring Rolls
120/-	120/-	120/-	90-105/-	15/-
	Samosas	Shami Kabab	Cutlets	
	12/-	18/-	22/-	

Weekly Items

Curry Khichdi	90/-	Monday
Aalu Qeema	110/-	Monday
Chicken White Roast	120/-	Tuesday
Aalu Gosht	110/-	Tue/Thurs
Chicken Qorma	120/-	Thursday
Beef Biryani	120/-	Thursday
Haleem	55-80/-	Tue/Fri
Zarda	30/-	Tue/Thurs/Sat
Kheer	30/-	Sun/Mon/Wed
Halwa (Suji)	30/-	Friday

نذر و نیاز اور دیگر تقاریب کیلئے کیٹرنگ کی سہولیات بھی دستیاب ہیں

It's Famous because It's Good

Order Now

(0213) 2239834 | (0213) 2250409
(0300) 9217766 | (0333) 3897493

sales.mfc@gmail.com
feedback.mfc@gmail.com

G-1, Mannan Manzil, Opp. Shell Petrol Pump
Soldier Bazar No. 2, Karachi.